قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ یکم جون 2022ء | 01 ذوالقعدہ 1443 ہجری قمری | 01 احسان 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:106

ارشادِ باری تعالیٰ

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ ۚ﴿۲﴾ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ ۚ﴿۳﴾ اِقۡرَاۡ وَرَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۙ﴿۵﴾ عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ؕ﴿۶﴾ کَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَیَطۡغٰۤی ۙ﴿۷﴾ اَنۡ رَّاٰہُ اسۡتَغۡنٰی ؕ﴿۸﴾ اِنَّ اِلٰی رَبِّکَ الرُّجۡعٰی ؕ﴿۹﴾

(العلق:2تا9)

ترجمہ: پڑھ اپنے ربّ کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔ اس نے انسان کو ایک چمٹ جانے والے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ، اور تیرا ربّ سب سے زیادہ معزّز ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ سکھایا۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ خبردار! انسان یقیناً سرکشی کرتا ہے۔ (اس لئے) کہ اس نے اپنے آپ کو بے نیاز سمجھا۔ یقیناً تیرے ربّ ہی کی طرف لَوٹ کر جانا ہے۔

فرمانِ خلیفہ وقت

ہمارے بچے عموماً ماشاء اللہ بڑی چھوٹی عمر میں قرآنِ کریم ختم کر لیتے ہیں۔ جن کی ماؤں کو زیادہ فکر ہوتی ہے کہ ہماری اولاد جلد قرآنِ کریم ختم کرے وہ اُن پر بڑی محنت کرتی ہیں۔ یہاں بھی اور مختلف ملکوں میں جب میں جاتا ہوں تو وہاں بھی بچوں اور والدین کو شوق ہوتا ہے کہ میرے سامنے بچوں سے قرآنِ کریم پڑھوا کر اُن کی آمین کی تقریب کروائیں۔ لیکن مَیں نے دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ قرآنِ کریم ختم کروانے کے بعد پھر اُن کی دہرائی اور بچے کو مستقل قرآنِ کریم پڑھنے کی عادت ڈالنے کے لئے عموماً اتنا تردّد اور کوشش نہیں ہوتی جتنی ایک مرتبہ قرآنِ کریم ختم کروانے کے لئے کی جاتی ہے۔ کیونکہ میں جب پوچھتا ہوں کہ تلاوت باقاعدہ کرتے ہو یا نہیں (بعضوں کے پڑھنے کے انداز سے پتہ چل جاتا ہے) تو عموماً تلاوت میں باقاعدگی کا مثبت جواب نہیں ہوتا۔ حالانکہ ماؤں اور باپوں کو قرآنِ کریم ختم کروانے کے بعد بھی اس بات کی نگرانی کرنے چاہئے اور فکر کرنی چاہئے کہ بچے پھر باقاعدہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے کی عادت ڈالیں۔ پس اپنی فکریں صرف ایک دفعہ قرآنِ کریم ختم کروانے تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ بعد میں بھی مستقل مزاجی سے اس کی نگرانی کی ضرورت ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16 دسمبر 2011ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- مدینہ میں عبادت (منظوم)
- احکام خداوندی
- دعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)
- کلمات فارسی از ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں خلافت خامسہ کا عظیم الشان کردار
- صرف قرآن کا ترجمہ اصل میں مفید نہیں
- کامل اسوہ حسنہ
- تعلق باللہ کے ذرائع
- جماعت احمدیہ سُرینام کی مساعی
- کبابیر میں عید الفطر کی رونقیں

فرمانِ رسول ﷺ

امّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سب سے پہلے حضور ﷺ کو سچی خوابیں آنے لگیں۔ جو خواب بھی آتی وہ نمودِ صبح کی طرح روشن اور صحیح نکلتی۔ حضور ﷺ کو خلوت پسند تھی اور غارِ حرا میں جا کر عبادت کرتے تھے۔ آپ ﷺ کچھ سامان اپنے ہمراہ لے جاتے۔ جب ختم ہو جاتا تو دوبارہ گھر آ کر کھانے پینے کا سامان لے جاتے۔ اسی اثناء میں آپ ﷺ کے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا ’’پڑھو!‘‘۔ آپ ﷺ نے کہا میں نہیں پڑھ سکتا۔ فرشتہ نے آپ کو سختی سے دبایا پھر چھوڑ دیا اور کہا ’’پڑھو!‘‘۔ حضور ﷺ نے کہا: میں نہیں پڑھ سکتا۔ فرشتہ نے دوسری مرتبہ دبایا پھر چھوڑ دیا اور کہا ’’پڑھو!‘‘ حضور ﷺ نے کہا: میں نہیں پڑھ سکتا۔ تیسری دفعہ فرشتہ نے پھر دبایا اور چھوڑ دیا اور کہا ’’اپنے اس پروردگار کا نام لے کر پڑھو جس نے انسان کو پیدا کیا۔ پڑھو درآنحالیکہ تیرا ربّ عزت والا اور کرم والا ہے۔‘‘ اس کے بعد حضور ﷺ گھر واپس آئے۔ آپ ﷺ کا دل لرز رہا تھا۔ اپنی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ کے پاس آکر کہا مجھے کمبل اوڑھا دو۔ چنانچہ انہوں نے کمبل اوڑھا دیا۔ جب آپ ﷺ کی گھبراہٹ جاتی رہی تو حضرت خدیجہؓ کو سارا واقعہ بتایا اور اس خیال کا اظہار کیا کہ میں اپنے متعلق ڈرتا ہوں (کہ میں یہ اہم کام کر بھی سکوں گا یا نہیں۔) اس پر حضرت خدیجہؓ نے کہا کہ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو کبھی رسوا نہیں ہونے دے گا۔ آپ ﷺ صلہ رحمی کرتے ہیں، کمزوروں کے بوجھ کو اٹھاتے ہیں، جو خوبیاں معدوم ہو چکی ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مہمان نواز ہیں، ضروریات حقہ میں امداد کرتے ہیں۔

(ماخوذ از صحیح بخاری کتاب کیف کان بدء الوحی الیٰ رسول اللّٰہؐ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

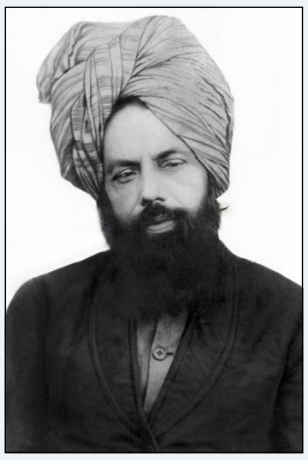

’’خاتم النبیین کا لفظ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بولا گیا ہے۔ بجائے خود چاہتا ہے اور بالطبع اسی لفظ میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہو اور سارے کمالات اس میں موجود ہوں اور حقیقت میں وہ کمالات اس میں موجود ہیں۔

کیونکہ کلام الٰہی کے نزول کا عام قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جس قدر قوت قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے۔

جس پر کلام الٰہی نازل ہوتا ہے اسی قدر قوت اور شوکت اس کلام کی ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قُدسی اور کمالِ باطنی چونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔ اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اُس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہوا ہے جہاں تک کوئی دُوسرا کلام نہیں پہنچا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد اور قوت قُدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی اور تمام مقامات کمال آپ پر ختم ہو چکے تھے اور آپ انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ اس مقام پر قرآن شریف جو آپ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا ہے اور جیسے نبوّت کے کمالات آپ پر ختم ہو گئے اسی طرح پر اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے۔ آپ خاتم النبیین ٹھہرے اور آپ کی کتاب خاتم الکُتب ٹھہری۔ جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں۔ ان سب کے اعتبار سے آپ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے۔

یعنی کیا باعتبار فصاحت و بلاغت، کیا باعتبار ترتیب مضامین، کیا باعتبار تعلیم، کیا باعتبار کمالاتِ تعلیم، کیا باعتبار ثمراتِ تعلیم، غرض جس پہلو سے دیکھو اسی پہلو سے قرآن شریف کا کمال نظر آتا ہے اور اس کا اعجاز ثابت ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف نے کسی خاص امر کی نظیر نہیں مانگی۔ بلکہ عام طور پر نظیر طلب کی ہے۔ یعنی جس پہلو سے چاہو مقابلہ کرو خواہ بلحاظ فصاحت و بلاغت، خواہ بلحاظ مطالب و مقاصد، خواہ بلحاظ تعلیم، خواہ بلحاظ پیشگوئیوں اور غیب کے جو قرآن شریف میں موجود ہیں۔ غرض کسی رنگ میں دیکھو، یہ معجزہ ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 36-37 ایڈیشن 1984ء)

دربارِ خلافت

’’عجز و نیاز اور انکسار… ضروری شرط عبودیت کی ہے‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ (اَلضُّحٰی: 12) اور تو اپنے رب کی نعمت کا اظہار کرتا رہ۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں دنیاوی بھی ہیں اور دینی بھی اور روحانی بھی۔ دنیاوی نعمتیں تو ہر ایک کو بلا تخصیص عطا ہوتی ہیں۔ جو لوگ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والے ہیں، خدا تعالیٰ پر ایمان لانے والے ہیں، اللہ تعالیٰ کو ہر نعمت کا منبع سمجھنے والے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی دنیاوی نعمتوں کا بھی شکر ادا کرتے ہیں۔ اُس کا اظہار جہاں اپنی ذات پر کرتے ہیں وہاں دنیا کو بھی بتاتے ہیں کہ یہ نعمت محض اور محض خدا تعالیٰ کے فضل سے ملی ہے۔ لیکن ان دنیاوی نعمتوں کے علاوہ بھی جیسا کہ میں نے کہا، دینی اور روحانی نعمتیں ہیں۔ اور ایک مسلمان اور حقیقی مسلمان اور اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے غلام جو یقیناً ہم احمدی ہیں، اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو بھی حاصل کرنے والے بنے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس فضل اور انعام کو بیان کرنا اور اس کا اظہار ایک احمدی پر فرض ہے۔ جس کا ایک طریق تو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارنا ہے۔ اور دوسرے دنیا میں یہ ڈھنڈورا پیٹنا ہے اور دنیا کو بتانا ہے اور تبلیغ کرنا ہے کہ یہ نعمت، یہ نور جو ہمیں ملا ہے، آؤ اور اس سے حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضل کے یا فضلوں کے وارث بنو کہ یہیں نورِ خدا ہے۔ یہیں تمہاری بقا ہے۔ یہیں دنیا کی بقا ہے۔ یہیں تمہیں اور دنیا کو دنیا و عاقبت سنوارنے کے سامان مہیا ہیں۔ اور پھر اس پیغام کو پہنچانے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے جو دروازے کھلتے ہیں، ہماری تھوڑی سی کوششوں کو جو اللہ تعالیٰ بے انتہا نوازتا ہے، ہم اللہ تعالیٰ کے دین کا پیغام پہنچانے کا جو ذریعہ بنتے ہیں، اس پر ہماری توقعات سے بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کے کئی گنا بڑھ کر جو فضل ہوتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے ایک اَور پیار اور اُس کی نعمت کا اظہار ہے جو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کی نعمت کا ذکر کرنے اور اُس کی شکرگزاری کے اظہار کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

پس ایک حقیقی مومن کو اللہ تعالیٰ کے انعامات کا وارث بنتے چلے جانے کے لئے اس مضمون کے حقیقی ادراک کی ضرورت ہے۔ اس زمانے میں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے بھیجا تو اپنی خاص تائیدات سے بھی نوازا۔ اپنے نشانات سے بھی نوازا جو روزِ روشن کی طرح ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں، جس کے نظارے ہم دیکھتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی آپ کے ساتھ یہ تائیدات اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی آپ کو بتا دیا تھا کہ تم میری نعمتوں کا احاطہ نہیں کر سکو گے، اُن کو گن نہیں سکو گے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا: وَاِنۡ تَعُدُّوۡا نِعۡمَۃَ اللّٰہِ لَا تُحۡصُوۡھَا۔ (تذکرہ صفحہ 75 ایڈیشن چہارم) کہ اگر تُو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہے تو یہ ناممکن ہے۔ پھر یہ بھی آپ کو الہاماً فرمایا کہ وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ (تذکرہ صفحہ 82 ایڈیشن چہارم) اور اپنے ربّ کی نعمتوں کا ذکر کرتا چلا جا۔

آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’یہ عاجز بحکم وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ (اَلضُّحٰی: 12) اس بات کے اظہار میں کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ خداوند کریم و رحیم نے محض فضل و کرم سے اِن تمام امور سے اس عاجز کو حصہ وافر دیا ہے اور اس ناکارہ کو خالی ہاتھ نہیں بھیجا اور نہ بغیر نشانوں کے مامور کیا۔ بلکہ یہ تمام نشان دیئے ہیں جو ظاہر ہو رہے ہیں اور ہوں گے اور خدائے تعالیٰ جب تک کھلے طور پر حجت قائم نہ کر لے تب تک ان نشانوں کو ظاہر کرتا جائے گا۔‘‘

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 338-339)

پھر فرمایا: ’’عجز و نیاز اور انکسار… ضروری شرط عبودیت کی ہے۔‘‘ (یعنی اگر اللہ تعالیٰ کا صحیح بندہ اور عبد بننا ہے تو پھر عجز اور انکسار بھی ہونا چاہئے۔ یہ ضروری شرط ہے) فرمایا: ’’لیکن بحکم آیت کریمہ وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ۔ نعماءِ الٰہی کا اظہار بھی از بس ضروری ہے۔‘‘

(مکتوبات احمد جلد 2 صفحہ 66 مکتوب نمبر 42 بنام حضرت حکیم مولانا نورالدینؓ)

پس اللہ تعالیٰ کا جب بھی ہم پر فضل ہوتا ہے۔ اُس کا بیان اور اظہار ہم اس حکم کے مطابق کرتے ہیں اور کرنا چاہئے لیکن عاجزی اور انکسار کے ساتھ، نہ کہ اپنی کسی بڑائی کو بیان کرتے ہوئے۔

(خطبہ جمعہ 31 مئی 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

مدینہ میں عبادت

حرم کی تو زیارت کر، مدینہ میں عبادت کر\
محبت مانگ لے آ کر، نہ اپنی یوں سیاست کر

غلامانِ محمد ہیں مدینہ کی پنہ گہ میں\
یہاں دشمن اگر آئے تو اس کی بھی حفاظت کر

درود اس پر، سلام اس پر، فدا دونوں جہاں اس پر\
نبی مدفون ہے میرا یہاں، اس کی اعانت کر

عبادت کرنے والے پر تمسخر جو بھی کرتے ہیں\
بنے ساتھی ہیں وہ شیطان کے، ان کی مذمت کر

یزیدی کام کرنے کو تری اپنی ریاست ہے\
یہ بستی میرے آقا کی ہے، قائم اس کی حرمت کر

ڈاکٹر داؤد طاہر۔ لندن

دعا کا تحفہ

اقرار ایمان وعمل اور اس کی قبولیت کی دعا

حواریانِ مسیح ناصری علیہ السلام نے چاروں طرف مسیح کا انکار دیکھ کر مدد کا نعرہ بلند کیا۔ مسیح پر ایمان لائے اور یہ دعا کی۔

رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا بِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ وَاتَّبَعۡنَا الرَّسُوۡلَ فَاکۡتُبۡنَا مَعَ الشّٰھِدِیۡنَ ﴿۵۴﴾

(آل عمران: 54)

اے ہمارے رب! جو کچھ تو نے اتارا ہے اس پر ہم ایمان لے آئے ہیں۔ اور ہم اس رسول کے متبع ہو گئے ہیں۔ اس لئے تو ہمیں گواہوں میں لکھ لے۔

(قرآنی دعائیں از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 5)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

صبیحہ محمود۔ جرمنی

احکام خداوندی

اللہ کے احکام کی حفاظت کرو (الحدیث)

قسط نمبر 39

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘ (کشتی نوح)

طلاق (حصہ 1)

’’سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو ان کے لئے دُعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بد، خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو گندے برتن کی طرح مت توڑو۔‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

جھگڑے کی صورت میں صلح کرنا بہتر ہے

• وَاِنِ امۡرَاَۃٌ خَافَتۡ مِنۡۢ بَعۡلِہَا نُشُوۡزًا اَوۡ اِعۡرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡہِمَاۤ اَنۡ یُّصۡلِحَا بَیۡنَہُمَا صُلۡحًا (النساء:129)

اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے مخاصمانہ رویّے یا عدمِ توجّہی کا خوف کرے تو ان دونوں پر کوئی گناہ تو نہیں کہ اپنے درمیان اصلاح کرتے ہوئے صلح کر لیں۔

فریقین سے حکم مقرر کرنا

• وَاِنۡ خِفۡتُمۡ شِقَاقَ بَیۡنِہِمَا فَابۡعَثُوۡا حَکَمًا مِّنۡ اَہۡلِہٖ وَحَکَمًا مِّنۡ اَہۡلِہَا ۚ اِنۡ یُّرِیۡدَاۤ اِصۡلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰہُ بَیۡنَہُمَا (النساء:36)

اور اگر تمہیں ان دو (میاں بیوی) کے درمیان شدید اختلاف کا خوف ہو تو اس (یعنی خاوند) کے گھر والوں میں سے ایک صاحبِ حکمت فیصلہ کرنے والا اور اس (یعنی بیوی) کے گھر والوں میں سے ایک صاحبِ حکمت فیصلہ کرنے والا مقرر کرو۔ اگر وہ دونوں اصلاح چاہیں تو اللہ ان دونوں کے درمیان موافقت پیدا کر دے گا۔

خلع اور اس کی شرائط

• فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا یُقِیۡمَا حُدُوۡدَ اللّٰہِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡہِمَا فِیۡمَا افۡتَدَتۡ بِہٖ ؕ تِلۡکَ حُدُوۡدُ اللّٰہِ فَلَا تَعۡتَدُوۡہَا ۚ وَمَنۡ یَّتَعَدَّ حُدُوۡدَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ (البقرہ:230)

اور اگر تم خوف محسوس کرو کہ وہ دونوں اللہ کی مقررہ حدود کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں اس (مال کے) بارہ میں جو وہ عورت (قضیہ نپٹانے کی خاطر مرد کے حق میں) چھوڑ دے۔ یہ اللہ کی قائم کردہ حدود ہیں پس ان سے تجاوز نہ کرو۔ اور جو کوئی اللہ کی حدود سے تجاوز کرے پس یہی لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔

طلاق بارے احکامات

• یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقۡتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوۡہُنَّ لِعِدَّتِہِنَّ وَاَحۡصُوا الۡعِدَّۃَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ رَبَّکُمۡ ۚ لَا تُخۡرِجُوۡہُنَّ مِنۡۢ بُیُوۡتِہِنَّ وَلَا یَخۡرُجۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ یَّاۡتِیۡنَ بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ ؕ وَتِلۡکَ حُدُوۡدُ اللّٰہِ ؕ وَمَنۡ یَّتَعَدَّ حُدُوۡدَ اللّٰہِ فَقَدۡ ظَلَمَ نَفۡسَہٗ ؕ لَا تَدۡرِیۡ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحۡدِثُ بَعۡدَ ذٰلِکَ اَمۡرًا ﴿۲﴾ فَاِذَا بَلَغۡنَ اَجَلَہُنَّ فَاَمۡسِکُوۡہُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ فَارِقُوۡہُنَّ بِمَعۡرُوۡفٍ وَّاَشۡہِدُوۡا ذَوَیۡ عَدۡلٍ مِّنۡکُمۡ وَاَقِیۡمُوا الشَّہَادَۃَ لِلّٰہِ ؕ ذٰلِکُمۡ یُوۡعَظُ بِہٖ مَنۡ کَانَ یُؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ۬ؕ وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ﴿۳﴾ وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ وَمَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمۡرِہٖ ؕ قَدۡ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیۡءٍ قَدۡرًا ﴿۴﴾ وَالّٰٓیِٴۡ یَئِسۡنَ مِنَ الۡمَحِیۡضِ مِنۡ نِّسَآئِکُمۡ اِنِ ارۡتَبۡتُمۡ فَعِدَّتُہُنَّ ثَلٰثَۃُ اَشۡہُرٍ ۙ وَّالّٰٓیِٴۡ لَمۡ یَحِضۡنَ ؕ وَاُولَاتُ الۡاَحۡمَالِ اَجَلُہُنَّ اَنۡ یَّضَعۡنَ حَمۡلَہُنَّ ؕ وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مِنۡ اَمۡرِہٖ یُسۡرًا ﴿۵﴾ ذٰلِکَ اَمۡرُ اللّٰہِ اَنۡزَلَہٗۤ اِلَیۡکُمۡ ؕ وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یُکَفِّرۡ عَنۡہُ سَیِّاٰتِہٖ وَیُعۡظِمۡ لَہٗۤ اَجۡرًا ﴿۶﴾ اَسۡکِنُوۡہُنَّ مِنۡ حَیۡثُ سَکَنۡتُمۡ مِّنۡ وُّجۡدِکُمۡ وَلَا تُضَآرُّوۡہُنَّ لِتُضَیِّقُوۡا عَلَیۡہِنَّ ؕ وَاِنۡ کُنَّ اُولَاتِ حَمۡلٍ فَاَنۡفِقُوۡا عَلَیۡہِنَّ حَتّٰی یَضَعۡنَ حَمۡلَہُنَّ ۚ فَاِنۡ اَرۡضَعۡنَ لَکُمۡ فَاٰتُوۡہُنَّ اُجُوۡرَہُنَّ ۚ وَاۡتَمِرُوۡا بَیۡنَکُمۡ بِمَعۡرُوۡفٍ ۚ وَاِنۡ تَعَاسَرۡتُمۡ فَسَتُرۡضِعُ لَہٗۤ اُخۡرٰی ﴿۷﴾ لِیُنۡفِقۡ ذُوۡ سَعَۃٍ مِّنۡ سَعَتِہٖ ؕ وَمَنۡ قُدِرَ عَلَیۡہِ رِزۡقُہٗ فَلۡیُنۡفِقۡ مِمَّاۤ اٰتٰىہُ اللّٰہُ ؕ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىہَا ؕ سَیَجۡعَلُ اللّٰہُ بَعۡدَ عُسۡرٍ یُّسۡرًا ﴿۸﴾ (الطلاق: 2 تا 8)

اے نبی! جب تم (لوگ) اپنی بیویوں کو طلاق دیا کرو تو ان کو ان کی (طلاق کی) عدت کے مطابق طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اللہ، اپنے ربّ سے ڈرو۔ انہیں اُن کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں سوائے اس کے کہ وہ کھلی کھلی بے حیائی کی مرتکب ہوئی ہوں۔ اور یہ اللہ کی حدود ہیں اور جو بھی اللہ کی حدود سے تجاوز کرے تو یقیناً اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تُو نہیں جانتا کہ شاید اس کے بعد اللہ کوئی (نیا) فیصلہ ظاہر کر دے۔

پس جب وہ اپنی مقررہ میعاد کو پہنچ جائیں تو پھر انہیں معروف طریق پر روک لو یا انہیں معروف طریق پر جدا کر دو اور اپنے میں سے دو صاحبِ انصاف (شخصوں) کو گواہ ٹھہرا لو اور اللہ کے لئے شہادت کو قائم کرو۔ یہ وہ امر ہے جس کی نصیحت کی جاتی ہے ہر اس شخص کو، جو اللہ اور یومِ آخر پر ایمان لاتا ہے۔ اور جو اللہ سے ڈرے اُس کے لئے وہ نجات کی کوئی راہ بنا دیتا ہے۔

اور وہ اُسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرسکتا۔ اور جو اللہ پر توکل کرے تو وہ اُس کے لئے کافی ہے۔ یقیناً اللہ اپنے فیصلہ کو مکمل کر کے رہتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا ایک منصوبہ بنا رکھا ہے۔ اور تمہاری عورتوں میں سے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں اگر تمہیں شک ہو تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور اُن کی بھی جو حائضہ نہیں ہوئیں۔ اور جہاں تک حمل والیوں کا تعلق ہے اُن کی عدت وضعِ حمل ہے۔ اور جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرے اللہ اپنے حکم سے اس کے لئے آسانی پیدا کر دے گا۔

یہ اللہ کا حکم ہے جو اُس نے تمہاری طرف اتارا۔ اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اُس سے اس کی برائیاں دور کر دیتا ہے اور اُس کے اَجر کو بہت بڑھا دیتا ہے۔

اُن کو سکونت مہیا کرو جہاں تم (خود) اپنی حیثیت کے مطابق رہتے ہو اور انہیں تکلیف نہ پہنچاؤ تا کہ ان پر زندگی تنگ کر دو۔ اور اگر وہ حمل والیاں ہوں تو ان پر خرچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ اپنے حمل سے فارغ ہو جائیں۔ پھر اگر وہ تمہاری خاطر دودھ پلائیں تو ان کی اُجرت انہیں دو اور اپنے درمیان معروف کے مطابق موافقت کا ماحول پیدا کرو اور اگر تم ایک دوسرے سے (معاملہ فہمی میں) تنگی محسوس کرو تو اُس (باپ) کے لئے کوئی دوسری (دودھ پلانے والی) دودھ پلائے۔

چاہئے کہ صاحبِ حیثیت اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرے اور جس پر اُس کا رزق تھوڑا کر دیا گیا ہو تو جو بھی اُسے اللہ نے دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرے۔ اللہ ہرگز کسی جان کو اس سے بڑھ کر جو اُس نے اُسے دیا ہو تکلیف نہیں دیتا۔ اللہ ضرور ہر تنگی کے بعد ایک آسانی پیدا کر دیتا ہے۔

(نوٹ:۔ ان آیات میں طلاق کے احکامات تفصیل سے بیان ہوئے ہیں، جو یہ ہیں)

1. طہر کے ایام میں طلاق دو (حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)
2. عدّت کا شمار رکھو۔
3. اللہ سے جو تمہارا رب ہے ڈرو۔
4. طلاق کے عرصہ میں اُن کو گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں۔ سوائے اس کے کہ وہ کھلی کھلی بے حیائی کی مرتکب ہوئی ہوں۔
5. اللہ کی حدود سے تجاوز کرنے والا اپنی جان پر ظلم کر رہا ہے۔
6. جب عدّت کی اخری حد کو پہنچ جائیں تو معروف طریق پر روک لو یا انہیں معروف طریق پر جُدا کر دو۔

(اس حکم کو البقرہ 232-230 اور الاحزاب 50 میں بھی بیان کیا گیا ہے)

7. طلاق دیتے وقت اپنے میں سے دو صاحب انصاف (شخصوں) کو گواہ ٹھہرالو۔
8. اللہ کے لئے سچی گواہی دو۔
9. یہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والوں کے لئے نصیحت ہے۔
10. جو شخص تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا۔
11. طلاق کے فیصلہ میں جو کافی ہے پر توکل کرنا۔
12. حیض سے مایوس اور ان کی بھی جو حائضہ نہیں ہوئیں کے بارہ میں اگر شک ہو تو عدّت تین ماہ ہے۔
13. حمل والیوں کے لئے عدّت وضع حمل ہے۔
14. یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف

بقیہ صفحہ 16 پر

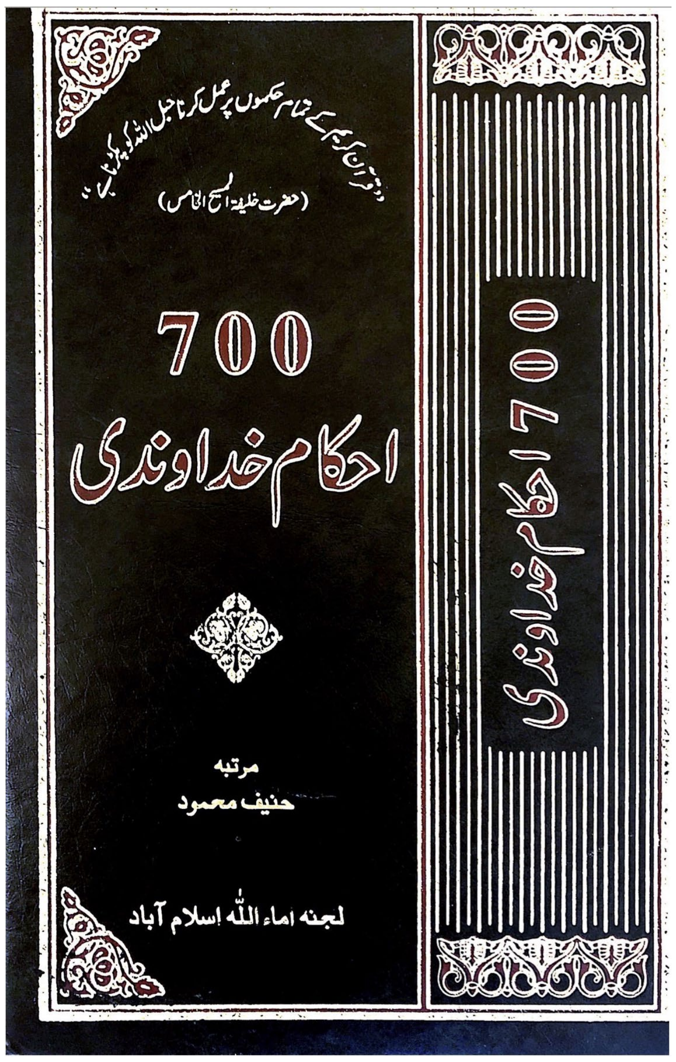

حسنیٰ مقبول احمد۔امریکہ

دعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)

قسط 30

احادیث میں دجال کے مقابلہ کا ذکر

حدیثوں میں جو یہ مذکور ہے کہ جب کسی کو دجال کے مقابلہ کی طاقت نہ رہے گی اور ہر جگہ اس کا تسلط ہو گا تو آخر کار مسیح دعا کریگا اور اس دعا سے وہ ہلاک ہو گا۔

(البدر جلد3 نمبر 8 صفحہ 2 مورخہ 24 فروری 1904ء)

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 328)

ہمارا تو سارا دارومدار ہی دعا پر ہے

دعا ہی فتح کا ہتھیار ہے۔ ہمارا تو سارا دارومدار ہی دعا پر ہے۔ دعا ہی ایک ہتھیار ہے جس سے مومن ہر کام میں فتح پا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کو دعا کرنے کی تاکید فرمائی ہے بلکہ وہ دعا کا منتظر رہتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری دعاؤں کو خاص فضل سے قبول فرماتا ہے۔ دعا سے انسان ہر ایک بلا اور مرض سے بچ جاتا ہے۔ ہم نے ایک دفعہ ایک اخبار پڑھا تھا کہ ایک تھانے دار کے ناخن میں پنسل کا ایک ٹکڑا کسی طرح سے چبھ گیا پنسل میں کچھ زہر بھی ہوتا ہے۔تھوڑی دیر میں اس کے ہاتھ میں ورم ہونا شروع ہوگیا۔ بڑھتے بڑھتے ورم اس قدر بڑھ گیا کہ کہنی تک جا پہنچا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا سہ چند بوجھ ہوگیا ہے۔فوراً ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ ڈاکٹر نے کہا کہ اس بازو میں زہر اثر کر گیا ہے۔تم اگر اس کو کٹانے پر راضی ہو تو جان بچ جائے گی ورنہ نہیں۔ وہ تھانے دار کٹانے پر راضی نہ ہوا۔ اس کے بعد تھوڑے ہی عرصہ میں وہ مر گیا۔ ہمارے بھی ایک دفعہ اسی طرح ناخن میں پنسل لگ گئی۔ ہم سیر کرنے گئے تو دیکھا کہ ہمارے ہاتھ میں بھی ورم ہونا شروع ہوگیا ہے۔تو ہمیں وہ قصہ یاد آ گیا۔ میں نے اسی جگہ سے دعا شروع کر دی۔ گھر پہنچنے تک برابر دعا ہی کرتا رہا تو دیکھتا کیا ہوں کہ جب میں گھر پہنچا تو ورم کا نام ونشان تک بھی نہ تھا۔ پھر میں نے لوگوں کو دکھایا اور سارا قصہ بیان کیا۔

اسی طرح ایک دفعہ میرے دانت کو سخت درد شروع ہوگیا۔ میں نے لوگوں سے ذکر کیا تو اکثر نے صلاح دی کہ اس کو نکلوا دینا بہتر ہے۔ میں نے نکلوانا پسند نہ کیا اور دعا کی طرف رجوع کیا تو الہام ہوا وَاِذَا مَرِضۡتُ فَھُوَیَشۡفِیۡ۔ اس کے ساتھ ہی مرض کو بالکل آرام ہوگیا۔ اس بات کو قریباً پندرہ سال ہوگئے ہیں۔ اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کے ایمان کے موافق اسباب سے نفرت ہوجاتی ہے۔جس قدر ایمان کامل ہوتا ہے اسی قدر اسباب سے نفرت ہوتی جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 51-52)

دعا کی مثال ایک چشمۂ شیریں کی طرح ہے

دعا کی مثال ایک چشمۂ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے۔ وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کرسکتا ہے۔جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس دعا کا ٹھیک محل نماز ہے جس میں وہ راحت اور سرور مومن کو ملتا ہے کہ جس کے مقابل ایک عیاش کا کامل درجہ کا سرور جو اسے کسی بدمعاشی میں میسر آ سکتا ہے، ہیچ ہے۔ بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قرب الٰہی ہے۔ دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہوجاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جب مومن کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہوجاتا ہے تو خدا تعالےٰ کو بھی اس پر رحم آجاتا ہے اور خدا تعالےٰ اس کا متولی ہوجاتا ہے۔ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 59)

نماز اصل میں دعا ہے

نماز اصل میں دعا ہے۔ نماز کا ایک ایک لفظ جو بولتا ہے وہ نشانہ دعا کا ہوتا ہے۔ اگر نماز میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لئے تیار رہے کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اس کے کہ ہلاکت کے نزدیک خود جاتا ہے اور کیا ہے۔ ایک حاکم ہے جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے کہ میں دکھیاروں کا دکھ اٹھاتا ہوں۔مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں۔ میں بہت رحم کرتا ہوں۔ بیکسوں کی امداد کرتا ہوں لیکن ایک شخص جو کہ مشکل میں مبتلا ہے اس کے پاس سے گزرتا ہے اور اس کی ندا کی پروا نہیں کرتا نہ اپنی مشکل کا بیان کر کے طلب امداد کرتا ہے تو سوائے اس کے کہ وہ تباہ ہو اور کیا ہو گا۔ یہی حال خدا تعالےٰ کا ہے کہ وہ تو ہر وقت انسان کو آرام دینے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ کوئی اس سے درخواست کرے۔ قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے کہ نافرمانی سے باز رہے اور دعا بڑے زور سے کرے کیونکہ پتھر پر پتھر زور سے پڑتا ہے تب آگ پیدا ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 70)

اپنی زبان میں دعا کرو

اپنی زبان میں دعا کرو۔ نمازوں میں دعائیں اور درود ہیں۔ یہ عربی زبان میں ہیں۔ مگر تم پر حرام نہیں کہ نمازوں میں اپنی زبان میں بھی دعائیں مانگا کرو۔ ورنہ ترقی نہ ہوگی۔ خدا تعالےٰ کا حکم ہے کہ نماز وہ ہے جس میں تضرع اور حضور قلب ہو۔ ایسے ہی لوگوں کے گناہ دور ہوتے ہیں چنانچہ فرمایا اِنَّ الۡحَسَنٰتِ یُذۡھِبۡنَ السَّیِّاٰتِ (ھود:115) یعنی نیکیاں بدیوں کو دور کرتی ہیں۔ یہاں حسنات کے معنے نماز کے ہیں اور حضور اور تضرع اپنی زبان میں مانگنے سے حاصل ہوتا ہے پس کبھی کبھی ضرور اپنی زبان میں دعا کیا کرو اور بہترین دعا فاتحہ ہے کیونکہ وہ جامع دعا ہے۔ جب زمیندار کو زمینداری کا ڈھب آجاوے گا تو وہ زمینداری کے صراط مستقیم پر پہنچ جاوے گا اور کامیاب ہوجاوے گا۔ اسی طرح تم خدا تعالیٰ کے ملنے کی صراطِ مستقیم تلاش کرو۔ اور دعا کرو کہ یا الٰہی میں تیرا گنہگار بندہ ہوں اور افتادہ ہوں۔ میری راہنمائی کر ادنیٰ اور اعلیٰ سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو کہ اصل معطی وہی ہے۔ بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے۔ کیونکہ اگر کسی بخیل کے دروازہ پر سوالی ہر روز جا کر سوال کرے گا

تو آخر ایک دن اس کو بھی شرم آجاوے گی۔ پھر خدا تعالیٰ سے مانگنے والا جو بیمثل کریم ہے کیوں نہ پائے؟ پس مانگنے والا کبھی نہ کبھی ضرور پالیتا ہے۔ نماز کا دوسرا نام دعا بھی ہے۔ جیسے فرمایا۔ اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المومن:61) پھر فرمایا۔ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ (البقرہ:187) جب میرا بندہ میری بابت سوال کرے۔ پس میں بہت ہی قریب ہوں۔ میں پکارنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں جب وہ پکارتا ہے بعض لوگ اس کی ذات پر شک کرتے ہیں۔ پس میری ہستی کا نشان یہ ہے کہ تم مجھے پکارو اور مجھ سے مانگو۔ میں تمہیں پکاروں گا اور جواب دوں گا اور تمہیں یاد کروں گا۔ اگر یہ کہو کہ ہم پکارتے ہیں پر وہ جواب نہیں دیتا تو دیکھو کہ تم ایک جگہ کھڑے ہو کر ایک ایسے شخص کو جو تم سے بہت دور ہے پکارتے ہو اور تمہارے اپنے کانوں میں کچھ نقص ہے وہ شخص تو تمہاری آواز سنکر تم کو جواب دے گا مگر جو وہ دور سے جواب دیگا۔ تو تم بباعث بہرہ پن کے سن نہیں سکو گے۔ پس جوں جوں تمہارے درمیانی پردے اور حجاب اور دوری دور ہوتی جائے گی تو تم ضرور آواز کو سنو گے۔ جب سے دنیا کی پیدائش ہوئی ہے اس بات کا ثبوت چلا آتا ہے کہ وہ اپنے خاص بندوں سے ہمکلام ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو رفتہ رفتہ بالکل یہ بات نابود ہوجاتی کہ اس کی ہستی ہے بھی۔ پس خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کا سب سے زبردست ذریعہ یہی ہے کہ ہم اس کی آواز کو سن لیں یا دیدار یا گفتار۔ پس آج کل کا گفتار قائمقام ہے دیدار کا۔ ہاں جب تک خدا کے اور اس سائل کے درمیان کوئی حجاب ہے اس وقت تک ہم سن نہیں سکتے۔ جب درمیانی پردہ اٹھ جاوے گا تو اس کی آواز سنائی دے گی۔

بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ تیرہ سو برس سے خدا کا مکالمہ مخاطبہ بند ہوگیا ہے۔ اس کا اصل میں مطلب یہ ہے کہ اندھا سب کو ہی اندھا سمجھتا ہے۔ کیونکہ اس کی اپنی آنکھوں میں جو نور موجود نہیں۔ اگر اسلام میں یہ شرف بذریعہ دعاؤں اور اخلاص کے نہ ہوتا تو پھر اسلام کچھ چیز بھی نہ ہوتا۔ اور یہ بھی اور مذاہب کی طرح مُردہ مذہب ہوجاتا۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 226-228)

محمود احمد طلحہ۔ مربی سلسلہ و استاد جامعہ احمدیہ یوکے

کلمات فارسی از ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ

قسط 5

ک

ع کِہ حلوا چُو یک بَار خُوردَند و بَس

ترجمہ:۔حلوا جو ایک بار کھالیا کافی ہے۔

ع کَس بِشنَوَدْ یَا نَشنَوَدْ مَن گُفتگُوئے مِیکُنَمْ

ترجمہ:۔کوئی سنے یا نہ سنے میں بات کرتا رہوں گا۔

ع کِہ خُبثِ نَفس نَہ گَرْدَدْ بِسَالْہَا مَعْلُوم

ترجمہ:۔کہ نفس کی خباثت کا سالوں میں بھی پتا نہیں لگتا۔

ع کَس نَدِیدَمْ کِہ گُم شُد اَزْ رَہِ رَاسْت

ترجمہ:۔میں نے کسی شخص کو سیدھے راستہ پر چلتے ہوئے گم ہوتا نہیں دیکھا۔

ے کَسِے پُرسِید زَاں پِیرِ خِرَدْ مَنْد
کِہ اَے رَوْشَن گُہَر پِیرِ خِرَدْ مَنْد

ترجمہ:۔کسی نے اس (یعقوب) سے (جسکا بیٹا گم ہوگیا تھا) پوچھا کہ اے روشن ضمیر دانا بزرگ!

ع کَالَائے بَدْ بِرِیشِ خَاوَنْد

ترجمہ:۔خراب سامان کی ذمہ داری خاوند پر ہے

ع کِہ پِیش اَزْپِدَر، مُرْدِہْ بِہ نَاخَلَفْ

ترجمہ:۔ناخلف بیٹے کا باپ سے پہلے مرجانا بہتر ہے۔

ے کَس نَیَایَدْ بِخَانَۂ دَرْوِیش
کِہ خَرَاجِ بُوْم و بَاغْ گُزَارْ

ترجمہ:۔فقیر کے گھر کوئی نہیں آتا کہ زمین اور باغ کا خراج ادا کرو۔

ے کِلِیدِ دَرِ دُوْزَخْ اَسْت آں نَمَاز
کِہ دَرْچَشْمِ مَرْدُمْ گُذَارِی دَرَازْ

ترجمہ:۔وہ نماز دوزخ کے دروازہ کی کنجی ہے جو تو لوگوں کو دکھانے کے لئے لمبی پڑھے۔

ع کَارِدُنْیَا کَسِے تَمَامْ نَہ کَرْد

ترجمہ:۔دنیا کے کام کسی نے پورے نہیں کئے۔

ے کَارِ دُنْیَا کَسِے تَمَامْ نَہ کَرْد
ہَرْچِہ گِیرِیْد مُخْتَصَر گِیرِیْد

ترجمہ:۔دنیا کے کام کسی نے پورے نہیں کیے۔تم جو کچھ لیتے ہو تھوڑا لیتے ہو۔

ع کِہ گُفتِہ اَنْد کِہ نِکُوئِیْ کُنْ وَدَرْآبْ اَنْدَازْ

ترجمہ:۔کہتے ہیں کہ نیکی کر دریا میں ڈال۔

ع کَے آمَدِی وکَے پِیرشُدِی
(کہاوت)

ترجمہ:۔ابھی تمہیں آئے ہوئے دن ہی کتنے ہوئے ہیں کہ پیر ومرشد بن بیٹھے؟

ے کِلِیدِ اِیں ہَمَہ دَوْلَتْ مَحَبَّتْ اَسْت و وَفَا
خُوْشَا کَسِیْکِہ چُنِیں دَوْلَتَش عَطَا بَاشَد

ترجمہ:۔اس ساری دولت کی کنجی محبت اور وفا ہے خوش قسمت ہے وہ جسے ایسی دولت مل جائے۔

ے کَسِیْکِہ سَایَۂ بَالِ ہُمَاش سُوْد نَدَادْ
بِیَآیَدَش کِہ دُو رُوْزِے بِظِلِّ مَا بَاشَد

ترجمہ:۔وہ شخص جسے بال ہما نے بھی فائدہ نہ دیا ہو اسے چاہئے کہ دو دن ہمارے زیر سایہ رہے۔

ے کَامِلَاں حَیّ اَنْد دَرْ زِیْرِزَمِیْں
تُوبِگُوْرِیْ بَاحَیَاتِ اِیں چُنِیْں

ترجمہ:۔کامل لوگ تو زمین کے نیچے بھی زندہ ہوتے ہیں تو ایسی زندگی کے ساتھ قبر میں ہے۔

ے کَرْبَلَائِیْست سَیْرِ ہَرآنَمْ
صَدْحُسَیْن اَسْت دَرْ گَرِیبَانَمْ

ترجمہ:۔کربلا میری ہر آن کی سیر گاہ ہے سینکڑوں حسین میرے گریبان کے اندر ہیں۔

ے کَے اَنْدَاخْتَمْ دَرْ دِلْ
مَگَرْ اَنْدَاخْتَمْ دَرْ گِلْ

ترجمہ:۔میں نے کب دل میں ڈالا ہے شاید کیچڑ میں ڈال دیا ہے۔

ع کَسْبِ کَمَالْ کُنْ کِہ عَزِیزِجَہَاں شَوِی
(ضرب المثل)

ترجمہ:۔کوئی کمال حاصل کر تا لوگ تجھے پسند کریں۔

ے کِہ بِے حُکْمِ شَرْعِ آبْ خُوْرْدَنْ خَطَا اَسْت
اَگَرْ خُوْں بِہ فَتْوٰی بِرِیزِی رَوَا اَسْت

ترجمہ:۔کیونکہ شریعت کی اجازت کے بغیر پانی پینا بھی گناہ ہے۔ اگر شرع کے حکم سے تو قتل بھی کرے تو جائز ہے۔

گ

ے گَاہ بَاشَدْ کِہ کُوْدَکِے نَادَاں
بِہ غَلَطْ بَرْ ہَدَفْ زَنَدْ تِیْرِے

ترجمہ:۔کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نادان بچہ غلطی سے نشانہ پر تیر مار دیتا ہے۔

ے گُوْیَنْد کِہ بِحَشْرِ جُسْتُجُو خَوَاہَدْ بُوْد
وَاں یَارِعَزِیْز تُنْدخُو خَوَاہَدْ بُوْد

ترجمہ:۔کہتے ہیں قیامت کے دن تفتیش ہوگی اور اس دن وہ پیارا محبوب تند خو ہوگا۔

ے گَرْنَبَاشَدْ بِہ دُوْست رَہْ بُرْدَنْ
شَرْطِ عِشْق اَسْت دَرْطَلَبْ مُرْدَنْ

ترجمہ:۔اگرچہ محبوب تک رسائی پانے کا کوئی ذریعہ نہ ہو پھر بھی عشق کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی تلاش میں جان لڑا دی جائے۔

ے گَہِے بَرْطَارَمِ اَعْلٰی نِشِیْنَمْ
گَہِے بَرْپُشْتِ پَائے خُوْد نَہ بِیْنَمْ

ترجمہ:۔کبھی تو میں ایک بلند مقام پر بیٹھا ہوتا ہوں اور کبھی اپنے پاؤں کی پشت پر بھی نہیں دیکھ سکتا۔

ع گَرحِفْظِ مَرَاتِبْ نَکُنِی زِنْدِیْقِی

ترجمہ:۔اگر تو حفظ مراتب نہیں کرتا، تو بے دین ہے۔

ے گُوْیَنْد سَنْگ لَعْل شَوَدْ دَرْمَقَامِ صَبْر
آرے شَوَدْ وَلِیْکْ بِخُوْنِ جِگَر شَوَدْ

ترجمہ:۔کہتے ہیں صبر کرنے (یعنی لمبا عرصہ گزرنے) سے پتھر لعل بن جاتا ہے۔ہاں بن جاتا ہے لیکن خون جگر پی کر۔

ے گَرْ قَضَا رَا عَاشِقِے گَرْدَدْ اَسِیر
بُوْسَدْ آں زَنْجِیْر رَا کَزْ آشْنَا

ترجمہ:۔اگر اتفاقاً کوئی عاشق قید میں پڑ جائے تو اس زنجیر کو چومتا ہے جس کا سبب آشنا ہوا۔

ے گُلِے کِہ رُوْئے خَزَاں رَا گَہِے نَخْوَاہَدْ دِیْد
بِبَاغِ مَاسْت اَگَرْ قِسْمَتَتْ رَسَا بَاشَدْ

ترجمہ:۔وہ پھول جو کبھی خزاں کا منہ نہیں دیکھے گا وہ ہمارے باغ میں ہے اگر تیری قسمت یاور ہے۔

ے گَرْنَبُوْدے دَرْمُقَابِلِ رُوْئے مَکْرُوْہ وسِیَاہ
کَس چِہ دَانِسْتِے جَمَالِ شَاہِدِ گُلْفَامْ رَا

ترجمہ:۔اگر مقابلہ میں بدشکل اور سیاہ رو نہ ہوتا تو کیونکر کوئی گل اندام معشوق کا حسن پہچان سکتا۔

ے گَرْنَیُفْتَادِے بِخَصْمِے کَارْ دَرْجَنْگ وَنَبَرْد
کَے شَوَدْ جَوْہَرْعَیَاں شَمْشِیْرِخُوْں آشَامْ رَا

ترجمہ:۔اگر دشمن سے لڑائی اور جنگ واقع نہ ہوتی تو خون پینے والی تلوار کا جوہر کیونکر ظاہر ہوتا۔

ے گَرْ وَزِیْر اَزْ خُدَا بِتَرْسِیْدِے
ہَمْچُنَاں کَزْمَلِکْ مَلَکْ بُوْدِے

ترجمہ:۔اگر وزیر خدا سے اس طرح ڈرتا جیسے بادشاہ سے (ڈرتا ہے) تو فرشتہ ہوتا۔

ع گَرْ وَزِیْر اَزْ خُدَا بِتَرْسِیْدِے

ترجمہ:۔اگر وزیر خدا سے ڈرتا۔

ے گَرْچِہ وِصَالَش نَہ بِکُوْشِشْ دِہَنْد
ہَرْ قَدَرْ اَے دِلْ کِہ تَوَانِی بِکُوْش

ترجمہ:۔اگرچہ اس کا وصال کوشش سے حاصل نہیں ہوسکتا پھر بھی اے دل جہاں تک تجھ سے ہوسکے کوشش کر۔

ل

ع لُطْف کُنْ لُطْف کِہ بِیگَانَہ شَوَدْ حَلْقَہ بِگُوْش

ترجمہ:۔مہربانی کر مہربانی تا بیگانہ بھی غلام بن جائے۔

ے لَبْ بِبَنْد وگُوْش بَنْد وچَشْم بَنْد
گَرْنَہ بِیْنِی نُوْرِ حَقْ بَرْ مَا بِخَنْد

ترجمہ:۔ہونٹ کان اور آنکھیں قابو میں کرلے اگر تجھے خدا کا نور نظر نہ آئے تو ہمارا مذاق اڑا۔

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

قسط 47

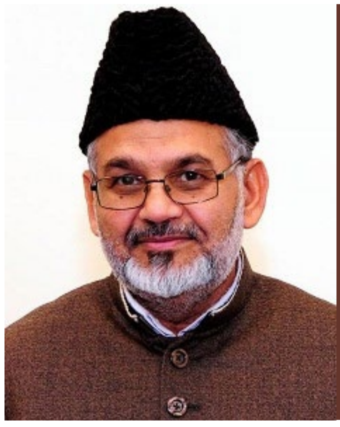

ایشیا ٹریبون نے اپنی اشاعت 30 جولائی 2010ء صفحہ 15 پر پورے صفحہ کی ہمارے جلسہ سالانہ کی خبر 9 تصاویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ تصاویر میں دو تصاویر سامعین جلسہ کی۔ ایک میں مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب تقریر کر رہے ہیں۔ ایک میں مولانا نسیم مہدی صاحب اور ایک میں خاکسار سید شمشاد ناصر تقریر کر رہا ہے۔ ایک تصویر میں مکرم امیر صاحب ایک مہمان سے ملاقات کر رہے ہیں۔ (امیر جماعت امریکہ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب) ایک تصویر Blood Drive کی ہے۔ ایک میں چند جماعت کے سرکردہ احباب بیٹھے نظر آ رہے ہیں۔

اخبار کی شہ سرخی اس طرح ہے۔

جماعت احمدیہ امن اور محبت کی داعی

امریکی ریاست ورجینیا میں جماعت احمدیہ کا 62 واں سالانہ اجتماع ملک بھر سے چھ ہزار سے زائد احباب و مہمانوں کی شرکت۔

اخبار نے لکھا کہ احمدیہ مسلم جماعت دنیا بھر میں تیزی سے پھیلنے والی متحرک اور اصلاحی اسلامی تحریک ہے جس کی بنیاد 1889ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے انڈیا میں رکھی تھی۔ اب جماعت احمدیہ دنیا کے 190 ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔ اور دنیا بھر میں اس کے پیروکاروں کی تعداد کروڑوں میں ہے۔ امریکہ میں جماعت احمدیہ کا قیام 1921ء میں ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب کے ہاتھوں ہوا۔ یہ پہلی مسلمان تنظیم ہے جس نے اسلام کو امریکہ میں متعارف کرایا۔

جماعت احمدیہ اس عقیدہ پر یقین رکھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مذہبی جنگوں کے خاتمے، انسانیت کے قتل عام کی مذمت کرنے اور دنیا میں امن اور انصاف کو قائم کرنے کے لئے حضرت احمدؑ کو بھیجا۔ حضرت غلام احمد قادیانیؑ نے اسلامی تعلیمات کو دوبارہ اصل حالت میں زندہ کیا اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی بنیاد رکھی۔

اجتماع میں امریکہ کے علاوہ کینیڈا، انگلینڈ، جرمنی، پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش سے بھی احمدی احباب شریک ہوئے۔ اجتماع میں امریکی حکومت اور ضلعی انتظامیہ اور بیرونی ممالک کی اہم شخصیات نے بھی شرکت کی۔

امام شمشاد ناصر احمدیہ مسلم کمیونٹی جنوب مغربی امریکہ کے ریجن کے مشنری ہیں انہوں نے خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگی 1973ء سے وقف کر رکھی ہے۔ وہ جامعہ احمدیہ ربوہ پاکستان کے فارغ التحصیل ہیں۔ آپ اسلامی تعلیمات کے سکالر ہیں اور وہ احمدیہ اسلام اور دیگر مذہبی فرقوں کو قریب لانے میں پل کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ امام شمشاد کے مضامین باقاعدگی سے اردو، انگلش اور عربی اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔

ہفت روزہ پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت 30 جولائی 2010ء میں خاکسار کا مضمون بعنوان ’’گندم کے کھیت میں انار کی فصل‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ یہ مضمون دوسرے اخبار کے حوالہ سے اوپر گزر چکا ہے۔ نفس مضمون وہی ہے۔

نیو یارک عوام نے اپنی اشاعت 20 تا 26 اگست 2010ء صفحہ 17 پر پورے صفحہ پر ہمارے امریکہ کے 62 ویں جلسہ سالانہ کی خبر تفصیل کے ساتھ 7 بڑی تصاویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ تصاویر میں مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب تقریر کرتے ہوئے، مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب تقریر کرتے ہوئے، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر تقریر کرتے ہوئے، مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت امریکہ ایک سیاستدان سے ہاتھ ملاتے ہوئے، خون کے عطیہ جات کے بوتھ کی تصویر، نیز جلسہ کے سامعین کی اور مہمانوں کی 2 بڑی تصاویر شامل اشاعت ہیں۔

اخبار نے جلسہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھا کہ جماعت احمدیہ امریکہ کا 62 واں جلسہ سالانہ 16 تا 18 جولائی منعقد ہوا۔ جس میں 6 ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی اور محبت سب سے اور نفرت کسی سے نہیں کا مظاہرہ کیا۔

اس جلسہ میں کینیڈا، گوئٹے مالا، جرمنی، انگلینڈ، بنگلہ دیش اور پاکستان سے بھی جماعت احمدیہ کے افراد شامل ہوئے۔ جلسے میں شرکت کے لئے مقامی اور مرکزی حکومت کے اعلیٰ عہدیداروں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ جنہوں نے تقریبات کو اپنے انداز میں سراہا اور جماعت احمدیہ کی کوششوں کی تعریف کی۔ تینوں دن مقررین نے مختلف ایمان افروز موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ امیر آف امریکہ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر نے افراد جماعت کے جذبہ حب الوطنی اور امریکہ کی ترقی میں ان کی محنت، لگن اور مثبت کردار کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے اعلیٰ اخلاق سے دنیا کو اسلام کے پرامن چہرے سے روشناس کروانا چاہئے اور ہر احمدی کو جماعت کے نعرے ’’محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں‘‘ کا عملی نمونہ پیش کرنا چاہئے۔ اخبار مزید لکھتا ہے کہ

امریکہ میں جماعت احمدیہ کے مشنری انچارج اور نائب امیر محترم نسیم مہدی صاحب نے ’’سانحہ لاہور، ہمارا انداز فکر اور جوابی طرز عمل‘‘ کے موضوع پر بات کرتے ہوئے اس دردناک سانحہ پر جماعت احمدیہ کے جوابی طرز عمل پر روشنی ڈالی، انہوں نے کہا کہ ایک طرز جدید خودکار رائفلوں، ہینڈ گرنیڈز اور خودکش جیکٹس پہنے بمبار حملہ آور خطبہ جمعہ کے دوران دو مساجد میں نہتے نمازیوں پر حملہ آور تھے۔ اور دوسری طرف جماعت احمدیہ درود شریف اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کر رہے تھے۔ ظالم خودکش بمبار حملہ آوروں نے 86 افراد کو شہید کیا اور ایک سو سے زائد افراد کو زخمی کیا۔

امام شمشاد ناصر مسجد بیت الحمید چینو جو کیلی فورنیا سے آئے تھے، نے آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ پر کفار مکہ کے ظلموں کا تقابلی جائزہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں ہونے والے ظلموں میں کیا۔ انہوں نے کہا حضرت مسیح موعودؑ نے جماعت احمدیہ کی بنیاد 1889ء میں رکھی۔ آپ کے دعویٰ ماموریت کے پہلے دن ہی سے آپ کی شدید مخالفت شروع ہو گئی تھی، پاکستان، بنگلہ دیش، اور سعودی عرب جیسے ممالک میں جہادی اسلام اور بنیاد پرست مسلمان کہلانے والوں نے جماعت پر ظلم کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا، پاکستان جہاں چار ملین سے زائد احمدی آباد ہیں ان پر بہانے بنا بنا کر ظلم کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے جماعت احمدیہ کو قانونی طور پر غیر مسلم قرار دیا تو اس کے فوراً بعد حکومت کی سرپرستی میں ظلم و استبداد کا نیا سلسلہ شروع ہو گیا اور 1984ء میں ایسے کالے قوانین بنائے گئے کہ جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ ان غیر اسلامی بلکہ غیر انسانی قوانین کے ذریعہ جماعت احمدیہ سے ہر طرح کی آزادی چھین لی گئی۔ ان قوانین کے مطابق اپنے آپ کو مسلمان کہنے بلکہ مسلمان ہونے کا اظہار کرنے پر بھی افراد جماعت احمدیہ کے لئے قید، جرمانے اور جیل کی سزا ہے۔ اللہ کا نام لینے پر بلکہ کسی پر اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کے ذریعہ سلامتی بھیجنے پر بھی سزا مقرر کی گئی ہے، آذان دینے، کسی کے سامنے نماز پڑھنے، مسجد کو مسجد کہنے، قرآن کریم پڑھنے یا سنانے بلکہ سننے پر بھی پاکستان کی عدالتوں سے احمدیوں کو سزائیں دی گئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ قابل اور ماہر احمدی ڈاکٹرز اور انجینئرز کے قتل کی خبریں آئے دن سننے کو ملتی ہیں۔‘‘

جلسہ سالانہ کے ایام میں روزانہ نماز تہجد اور قرآن کریم کا درس بھی دیا جاتا رہا جو بالترتیب مولانا انعام الحق کوثر صاحب آف شکاگو اور مکرم مولانا ارشاد احمد ملہی صاحب نے دیا۔

اخبار نے مزید لکھا کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کا آغاز 1891ء میں جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کے دور میں شروع ہوا اور پہلے جلسہ میں صرف 75 احباب شامل ہوئے تھے۔ اب یہ جلسے تمام دنیا کے ممالک میں ہوتے ہیں۔ جن میں ہزاروں افراد شرکت کرتے ہیں اور اپنے علم میں اضافہ کرتے ہیں، انسانی اخوت اور بھائی چارے کا وہ نظارہ ان جلسوں میں نظر آتا ہے جو اس وقت دنیا سے ناپید ہو چکا ہے۔‘‘

الانتشار العربی اخبار نے اپنے عربی سیکشن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 9 اپریل 2010ء کا خلاصہ حضور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔

اخبار لکھتا ہے کہ امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد نے اپنے خطبہ جمعہ میں تبلیغ کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ ہمیں چاہئے ہم دنیا میں اسلام کی دعوت کو پھیلائیں اور اسلام کا حقیقی چہرہ دنیا کے سامنے پیش کریں اور یہ تب ہوسکتا ہے کہ ہم خود اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں، تقویٰ اختیار

کرنے والے ہوں اور رسول کریم ﷺ کی کامل اتباع کرنے والے ہوں۔ اس وقت اسلام تمام دنیا میں تیزی کے ساتھ پھیلنے والا مذہب ہے اور یہ تبھی ممکن رہے گا کہ ہم اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لئے مستقل جدوجہد کرتے رہیں اور ہمارا کام ہے کہ تمام دنیا کو خدا تعالیٰ کی وحدانیت کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی دعوت دیتے چلے جائیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ میرے آنے کا مقصد توحید کا قیام ہے اور دنیا کو دین واحد پر جمع کرنے کے لئے تم میری پیروی کرو تبھی تم اس مقصد کو حاصل کرنے والے کہلا سکتے ہو جو میری بعثت کا مقصد ہے۔ لیکن نرمی سے اور نرمی اس وقت آتی ہے جب دلائل پاس ہوں۔ ہمارے مخالفین ہمارے خلاف اسی لئے سخت زبان استعمال کرتے ہیں گالیاں نکالتے ہیں یا سختیاں کرتے ہیں کہ ان کے پاس دلائل نہیں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے قرآنی دلائل سے تمہیں اس قدر بھر دیا ہے کہ غصہ میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی بحثوں میں، اپنی باتوں میں نرمی پیدا کرو، دنیا پر ثابت کرو کہ اسلام کی تعلیم وہ خوبصورت تعلیم ہے جس کو پھیلنے کے لئے تلوار کی ضرورت نہیں۔

الامام مرزا مسرور احمد نے خطبہ میں قرآن کریم کی آیت وَمَنۡ اَحۡسَنُ قَوۡلًا مِّمَّنۡ دَعَاۤ اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ (حٰمٓ السجدہ: 34) فرمایا بہترین بات جو تم کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینا ہے۔ باقی تمام کام ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ فعال ہو کر تبلیغ کرے اور اس کے لئے عبادت بھی بہت ضروری ہے۔ پس احمدیوں کی یہ خوش قسمتی ہے کہ ہم اس رسول ﷺ پر ایمان لاتے ہیں جنہوں نے ہمیں عبادت کے طریق سکھائے ہیں۔ آپ نے قرآن کریم کی یہ آیت فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ عَلَیۡہِمۡ حَفِیۡظًا ؕ اِنۡ عَلَیۡکَ اِلَّا الۡبَلٰغُ ؕ (الشوریٰ: 49) کہ تجھ پر

AT C
Tel: (626) 852-2722
Email: AlakhbarUSA@yahoo.com
P.O. BOX 1034; Glendora, CA 91740
الأخبار المهجرية
Al Akhbar Newspaper
Vol. 18 No. 226 February 6, 2013 - P.O.Box 1034; Glendora, CA 91740 - USA - Tel: (626)852-27

www.AlAkhbar-USA.com
No.226 February 6, 2013 Arab-American Newspaper

كيف تكون عبداً شاكراً لله

مسجد بيت الحميد (تشينو) - كاليفورنيا

ألقى الإمام ميرزا مسرور احمد إمام الجماعة الإسلامية الاحمدية في العالم خطبة يوم الجمعة وكانت عن كيف تكون عبداً شاكراً لله، وقال بأن الشكر الحقيقي لله يكون عبر التقوى وتفهم الهدف من خلقنا وبذل الجهد لتحقيق هذا الهدف وتلا الإمام الآية 7 من سورة إبراهيم ﴿إِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِن كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ﴾ وذكر أن ...

وقال الإمام على المسلمين الاحمديين المتواجدين في العالم بشكل عام وأوروبا وأمريكا بشكل خاص والذين أنعم الله عليهم بالمال أن يؤدوا شكر هذه النعمة بتقديم زكاة أموالهم والعون للمحتاجين عملاً بما أمر الله، والله سيزيدهم إنشاء الله من نعمه ويبارك لهم فيما يملكون وفي قواهم وصحتهم وكل أمورهم.

الإمام ميرزا مسرور احمد

على الأهل أن ينتبهوا إلى تربية أولادهم على الإسلام الصحيح ولا ينجرفوا وراء الأمور السيئة القائمة في المجتمع الغربي ويجب أن ينتبهوا ...

مسجد بيت الحميد
Chino - California
(909) 627-2252

پیغام پہنچا دینے کے علاوہ کچھ فرض نہیں ہے۔

پس ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ وہ مسلسل جدوجہد کرے اور اسلام کے پیغام کو اپنے ملک کے ہر باشندے تک پہنچائے اور جیسا کہ میں نے کہا اس کے لئے دعا کرے اور اپنا عملی نمونہ پیش کرے، عبادت کرے اور نرمی سے کام لے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

اِنَّکَ لَا تَہۡدِیۡ مَنۡ اَحۡبَبۡتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ (القصص: 57)

پس دنیا کی اصلاح کے لئے آنحضرت ﷺ کی تڑپ اور آپ کی دعاؤں کے جواب میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ ہدایت دینا خدا کا کام ہے۔ آپ کا کام تبلیغ کرنا اور دعائیں کرنا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس کی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔ ہمارے قول وفعل میں کوئی تضاد نہ ہو، ہمیشہ اس کے آگے جھکنے والے ہوں اور اس سے مدد پانے والے ہوں۔ اس کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں اور احسن رنگ میں دعوت الی اللہ کرنے والے ہوں۔

انڈیا پوسٹ نے اپنی اشاعت 6 اگست 2010ء صفحہ 21 پر قریباً پورے صفحہ پر ہمارے جلسہ سالانہ کی خبر 5 تصاویر کے ساتھ انگریزی میں شائع کی۔ ایک فوٹو میں مکرم امیر صاحب حکومت کے مرکزی عہدے دار سے مصافحہ کر رہے ہیں۔ ایک خون کے عطیہ والا بوتھ ہے ایک سامعین کرام اور مہمانوں کی تصویر ہے اور ایک تصویر میں خاکسار سید شمشاد احمد ناصر تقریر کر رہا ہے۔ خبر کا متن اور نفس مضمون وہی ہے جو اس سے پہلے دیگر اخبارات کے حوالہ سے اوپر گزر چکا ہے۔

الاخبار نے اپنی اشاعت 11 اگست 2010 صفحہ 9 پر عربی میں ایک مضمون بعنوان ’’مولد و نشاۃ میرزا غلام احمد‘‘ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں حضرت مسیح موعودؑ کی قادیان میں ولادت۔ (1835) اور پھر بچپن کے حالات اور آپ کے خاندان کے بارے میں اور حضرت مسیح موعودؑ امام مہدی اور مسیح موعود کے دعاوی کے بارے میں، نیز اس وقت سلطنت برطانیہ اور زمانے کے حالات کے بارے میں اور آپ کے مسیحیت کے مقابلہ کے لئے کتب کا لکھنا اور مناظرے اور اسلام کے دفاع کے لئے آپ کی کوششوں اور کتب لکھنے اور چیلنج اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حضرت عیسیٰ کی وفات کے بارے میں خبر دی کہ وہ اپنی طبعی وفات سے اس جہاں سے گزرے ہیں۔ اور وہ دوبارہ دنیا میں تشریف نہیں لائیں گے۔ نیز آپ نے الوہیت مسیح اور کفارے کا رد بھی فرمایا ہے اور پھر حضرت مسیح موعودؑ کی ایک تحریر کا اقتباس بھی شائع کیا ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی جناب سے اور اپنی رحمت سے بھیجا ہے نیز یہ کہ مجھ پر خدا تعالیٰ کے بے شمار انعامات بھی ہیں اور مجھے اپنے الہام اور کلام سے بھی نوازا ہے اور مجھے اپنے حضور سے علم بخشا ہے اور خود ہی میری راہنمائی بھی فرمائی ہے اور اپنی رضا کی راہوں کی طرف میری راہنمائی فرمائی ہے اور مجھے اس وقت کا امام مقرر فرمایا ہے اور مجھے خلیفہ بنایا ہے

اور اس صدی کے آخر پر مجھے مجدد بنا کر بھیجا ہے…… اور آپ نے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں آپ کو یہ نہیں کہتا کہ مجھے بغیر دلیل اور برہان کے قبول کر لو بلکہ میں کہتا ہوں خدا کے واسطے انصاف سے بھی کام لو اور اس بات کو دیکھو جو خدا تعالیٰ نے مجھے براہین عطا فرمائے ہیں اور اگر مجھ میں وہ نشانیاں نہ پاؤ جو خدا کے نبیوں اور مرسلین میں ہوتی ہیں تو بے شک مجھے ردّ کر دو۔‘‘

مضمون کے آخر میں جماعت احمدیہ مسجد چینو کا ایڈریس اور فون نمبر اور خاکسار کا نام بھی معلومات کے لئے دیا گیا ہے۔

ڈیلی بلٹن نے اپنی اشاعت 11 اگست 2010ء پہلے صفحہ پر مسلمانوں کے بارے میں خبر شائع کی ہے۔ یہ خبر رمضان المبارک کی آمد کے بارے میں ہے۔ اس خبر میں اخبار کے نمائندہ نے مختلف لوگوں کے انٹرویوز شائع کئے ہیں۔ خاکسار کے حوالہ سے اخبار نے لکھا کہ ’’رمضان کے ذریعہ انسان روحانیت میں ترقی کرتا ہے اور اس کے اندر قربانی کرنے کا مادہ پیدا ہوتا ہے یہ بات امام شمشاد ناصر جو مسجد بیت الحمید کے امام ہیں نے کہی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ وہ مسلمان جو بالغ ہیں اور صحت مند ہیں وہ رمضان کے آنے کا انتظار کرتے ہیں تا اس مبارک مہینے میں وہ عبادت بجا لاسکیں اور اپنے رب کا قرب حاصل کر سکیں اور اپنے آپ کو بہتر انسان بنا سکیں۔

امام شمشاد نے ہمیں مزید بتایا کہ رمضان خدا تعالیٰ سے صلح کرانے کے لئے آتا ہے تا ہم دوسروں کے ساتھ بھی امن کے ساتھ رہیں اور سوسائٹی کے غریب اور حاجت مندوں کا خیال رکھیں۔

اسلامک سینٹر میں ہفتہ اور اتوار کے دن افطاری ہو گی جبکہ مسجد بیت الحمید میں امام شمشاد نے کہا ہر روز اس کا انتظام ہو گا۔

اخبار نے خاکسار کے بیان کو کہ ’’رمضان ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ ہم خدا کے ساتھ صلح اور امن اختیار کریں اور غریب اور حاجت مندوں کا خیال رکھیں اور دنیا میں امن قائم کریں‘‘ جلی حروف میں تحریر کیا ہے اور اس بیان کے نیچے خاکسار کا نام اور مسجد بیت الحمید کا نام بھی لکھا ہے۔

دی پریس انٹرپرائز نے اپنی اشاعت 2 اگست 2010ء صفحہ B-12 پر قریباً پورے صفحہ پر دو بڑی تصاویر کے ساتھ اس عنوان سے خبر دی ہے۔

Spiritual Food روحانی غذا۔ یہ خبر رمضان المبارک کے بارے میں ہے۔

اس خبر میں جو دو بڑی تصاویر ہیں وہ ہماری مسجد کی ہیں۔ ایک تصویر میں احباب افطاری کر رہے ہیں۔ دوسری تصویر میں مسجد کا گنبد اور مسجد کی عمارت کا ایک حصہ دکھایا گیا اور کچھ احباب روزہ افطار کرتے ہوئے بھی دکھائی دے رہے ہیں۔

یہ خبر Mr.David Olson نے لکھی ہے۔

اخبار نے مختلف احمدیوں کے انٹرویوز بھی اس میں شامل کئے ہیں۔

رمضان جتالہ کہتے ہیں کہ رمضان ہمارے لئے روحانی غذا کا سامان کرتا ہے تا کہ ہم رمضان میں دوسروں کا خیال رکھ سکیں اور ان بقیہ صفحہ 14 پر

علامہ ایچ ایم طارق

جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں خلافت خامسہ کا عظیم الشان کردار

قسط 2

اشاعت دین کی تیسری شاخ

آمد مہمانان اور ملاقاتیں

(پچھلی قسط سے جاری ہے)

تجدید مکان حضرت خلیفہ المسیح الاولؓ

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے اس مکان کے رہائش والے حصہ کی رینوویشن کی گئی ہے۔اس کے ایک ہال میں نظارت نشر و اشاعت کے تحت شائع ہونے والی کتب کی نمائش لگائی گئی ہے جب کہ دوسرے ہال میں ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر نمائش لگانے کی تیاری کی جارہی ہے۔اس مکان کی رینوویشن 2021ء میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

تعمیر دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

دار المسیح کے سامنے تعلیم الاسلام ہائی اسکول اور مدرسہ احمدیہ کی پرانی عمارت کے خستہ حصہ کی تعمیر نو اور باقی کو رینوویٹ کر کے خوبصورت عمارت کی شکل دی گئی۔ یہ تمام کام 2015 میں مکمل ہوئے۔ اس طرح قادیان کے دفاتر صدر انجمن احمدیہ، دفاتر تحریک جدید و وقف جدید کا انتظام بہت بہتر ہوگیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

2016 میں دار المسیح کے سامنے دفتر نظارت امور عامہ و خارجہ کی تعمیر ہوئی دفتر نظامت تعمیرات کی بھی نئی تعمیر ہوئی ہے۔جامعہ احمدیہ کے قریب دفتر نشر و اشاعت کی وسیع و عریض عمارت ''البلاغ'' کے نام سے الگ تعمیر کی گئی ہے۔جس کے گراؤنڈ فلور میں دفتر نشر و اشاعت اور شعبہ سمعی بصری کے اور ایک گودام بھی بنایا گیا ہے عمارت کے فرسٹ فلور پر دفاتر شعبہ نور الاسلام، نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ، نظارت دعوۃ الی اللہ شمالی و جنوبی ہند، نظارت تعلیم وغیرہ قائم ہیں۔ اسی طرح مخزن تصاویر قادیان اور قرآن نمائش بھی اسی عمارت کے دو ہالز میں قائم کی گئی ہیں۔ یہ تعمیر 2009ء میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

تعمیر فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان

ایک وسیع و عریض عمارت کی تعمیر کا کام سن 2009ء میں مکمل ہوا اور پریس عمارت میں منتقل کیا گیا اور طباعت کے تمام کام جماعتی پریس میں سرانجام دے کر کتب پوری دنیا میں بھجوائی جاتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

تعمیر نور الدین لائبریری

خلافت خامسہ میں قادیان میں ایک وسیع و عریض لائبریری ''نور الدین لائبریری'' تعمیر ہوئی۔اس دومنزلہ عمارت میں سلسلہ کی کتب و اخبارات کے علاوہ دیگر دنیوی علوم کے شعبے بھی موجود ہیں۔ لائبریری کی تعمیر 2009ء میں پایہ تکمیل کو پہنچی اور 2018ء میں رینوویشن بھی عمل میں لائی جا چکی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

تعمیر و تجدید تعلیم الاسلام ہائی اسکول

خلافت خامسہ کے دور میں ہی تعلیم الاسلام ہائی اسکول کی ضروریات کے پیش نظر موجودہ عمارت کی رینوویشن کے ساتھ ساتھ ایک نئی عمارت بھی تعمیر کی گئی ہے جس میں فرسٹ فلور پر سینیئر سیکنڈری سکول کی کلاسز اور Laboratories قائم کی گئی ہیں اسی طرح گراؤنڈ فلور پر پرائمری سیکشن کی کلاسز بنائی گئی ہیں۔طلباء کے لئے Smart Class Rooms بنائے گئے ہیں۔سکول کی تعمیر اور پرانی عمارت کی رینوویشن کا کام سن 2018ء میں مکمل ہوا۔

تعمیر جلسہ گاہ بستان احمد

خلافت خامسہ میں ہی قادیان میں جلسہ گاہ کو چار دیواری میں محفوظ کر کے مستقل انتظامات کئے گئے ہیں۔شعبہ سمعی بصری، شعبہ ترجمانی، شعبہ بجلی و دیگر اہم شعبوں کے لئے زنانہ و مردانہ جلسہ گاہ میں مستقل Cabins کے ساتھ بجلی کا انتظام ہے۔ علاوہ ازیں LED Lights پختہ سٹیج اور مردانہ و زنانہ جلسہ گاہ میں کل ساٹھ 60 عدد مستقل ٹائلٹس ہیں۔ ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کے علاوہ فٹبال، کرکٹ اور والی بال وغیرہ کے ٹورنامنٹ بھی یہاں کروائے جاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

تعمیر و تجدید نور ہسپتال

نور ہسپتال کی نئی عمارت کا افتتاح بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2005ء میں فرمایا تھا۔ اب اس کی رینوویشن کا کام جاری ہے جو کہ انشاءاللہ امسال 2022ء میں پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔

تجدید بہشتی مقبرہ اور تاریخی مکان اماں جان

سن 2019ء میں احاطہ خاص کے ارگرد RCC کے مضبوط چار دیواری تعمیر کی گئی۔ اسی طرح نئے داخلی گیٹ نصب کئے گئے۔ داخلی گیٹ کی پیشانی پر سنگ مرمر میں سیاہ پتھر سے عبارات لکھوائی گئیں مختلف زبانوں میں بہشتی مقبرہ کا تعارف اور وہ دعائیں جو حضورؑ نے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کے لئے کی ہیں آویزاں کی گئیں۔

اس طرح تمام کتبہ جات کو محراب نما بنا کر ایک جیسی شکل دی گئی اور قطعہ جات میں کتبہ جات کے مختلف سائز کو ایک جیسا کیا گیا۔تمام کتبہ جات کی تعارفی پلیٹس تبدیل کر کے نئی پلیٹس لگوائی گئیں۔ یہ 2016ء میں مکمل ہوا۔

بہشتی مقبرہ حضرت اقدس مسیحؑ کا تعمیر کردہ مکان خستہ حالت میں تھا۔ 1905ء میں زلزلہ کے بعد جب حضورؑ نے بہشتی مقبرہ میں مع اہل خانہ قیام فرمایا تھا یہ مکان انہیں دنوں میں حضور علیہ السلام نے تعمیر کروایا تھا۔ 2013ء میں مکان کی حالت بہت خستہ ہوچکی۔ اس تاریخی مکان کو اس کی اصل حالت پر رینوویٹ کیا گیا۔ یہ کام سن 2014ء پایہ تکمیل کو پہنچا۔بہشتی مقبرہ میں وہ بابرکت شاہ نشین جہاں حضور علیہ السلام اپنے خدام کے ساتھ جب باغ میں تشریف لاتے تو اس مقام محفل عرفان منعقد ہوتی تھی۔ اس جگہ سنگ مرمر کی ایک خوبصورت بارہ دری تعمیر کی گئی ہے۔شاہ نشین کے مقام پر سنگ مرمر کا ایک بینچ بھی رکھا گیا ہے۔ یہ کام 2015ء میں مکمل ہوا۔

اسی طرح بہشتی مقبرہ تمام چار دیواری کی مرمت کر کے اس کو اندر باہر سے پلستر کر کے روغن کیا گیا۔بہشتی مقبروں کے راستوں کی مرمت کی گئی۔ بے ترتیب درخت ختم کر کے ایک ترتیب کے ساتھ پھول بوٹے اور درخت لگائے گئے اور بہشتی مقبرہ کی تزئین میں اضافہ کیا گیا۔بہشتی مقبرہ کے تمام راستوں میں LED Lights لگا کر اسے روشن کیا گیا۔ یہ تمام کام سن 2014 اور 2015 میں مکمل کئے گئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

تعمیر یادگار مقام ظہور قدرت ثانیہ و پارک بہشتی مقبرہ

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008 کے موقعہ پر بہشتی مقبرہ قادیان میں ایک یادگار تعمیر کی گئی تھی جس میں شیشے کی پلیٹس خراب ہونے کی وجہ سے ان کو ہٹا کر سنگ مرمر کی ایک خوبصورت یادگار تعمیر کی گئی۔جس میں سفید سنگ مرمر میں نیلے رنگ کے پتھر سے قرآنی آیات، احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات لکھوائے گئے۔ یادگار میں فاؤنٹین اور لائیٹ بھی نصب کی گئیں۔ یہ کام 2016 میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

2015 میں بہشتی مقبرہ میں مقام ظہور قدرت ثانیہ کے قریب ہی خالی جگہ پر ایک پارک تعمیر کر کے درمیان میں ایک فوارہ بھی نصب کیا گیا ہے۔

تجدید دار البیعت لدھیانہ

لدھیانہ میں دار البیعت جہاں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے 23 مارچ 1889ء کو پہلی بیعت لی تھی۔ سیدنا حضور انور کی خصوصی راہنمائی میں اس خستہ عمارت کی مکمل رینوویشن کی گئی۔ تاریخی حصہ کی رینوویشن کے ساتھ ساتھ غیر تاریخی حصہ کو منہدم کر کے اس کی جگہ ایک دو منزلہ عمارت میں مرکزی گیسٹ ہاؤس اور مربی ہاؤس تعمیر

کیا گیا ہے۔ اس پراجیکٹ کی تکمیل سن 2017ء میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

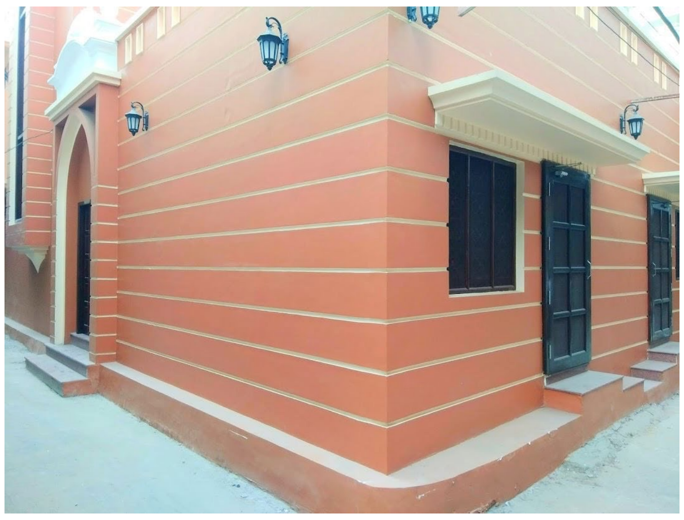

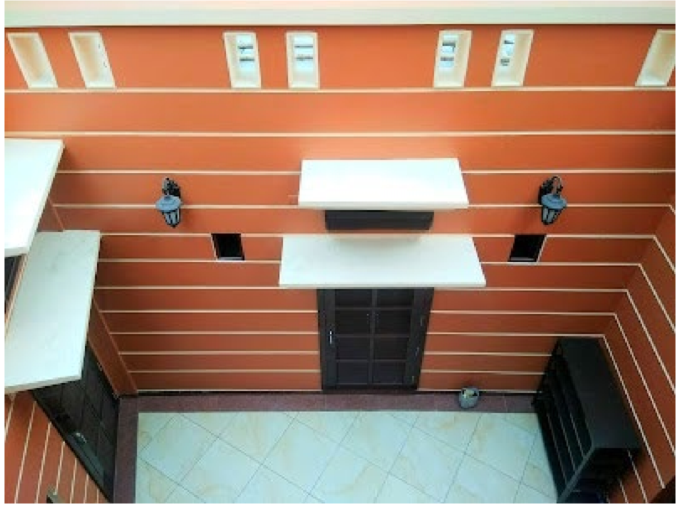

تجدید تاریخی مکان ہوشیار پور

ہوشیار پور میں وہ تاریخی مکان جس میں چلہ کشی کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے دعاؤں کے ذریعہ صداقت اسلام کے لیے ایک روشن نشان طلب فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصلح موعود کی پیشگوئی سے نوازا۔ اس بابرکت مکان کی رینوویشن بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توجہ مبارک اور خصوصی راہنمائی کے نتیجہ میں عمل میں لائی گئی۔ اس پورے مکان کو اس کی اصل شکل میں محفوظ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کو ہر طرح سے مضبوط بھی کیا گیا ہے اور زائرین کی سہولت کے بھی تمام انتظامات 2017ء میں پایہ تکمیل کو پہنچے۔

ربوہ پاکستان میں تعمیر نو

ربوہ میں صدر انجمن اور تنظیموں کے گیسٹ ہاؤسز کے علاوہ وقف جدید اور تحریک جدید کے گیسٹ ہاؤس ہیں۔ خلافت خامسہ میں تحریک جدید نے ایک نیا گیسٹ ہاؤس تعمیر کیا ہے۔ پرانے گیسٹ ہاؤس سرائے فضل عمر کے پندرہ 15 کمروں میں نئے گیسٹ ہاؤس سرائے ناصر کے مزید پینتالیس 45 کمروں کا اضافہ ہو گیا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کی ضرورت کے تحت ایک نئی چھ 6 منزلہ عمارت زیر تعمیر ہے۔ اسی طرح صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان کے لیے ایک سو اکیاسی 181 کوارٹرز تعمیر کیے گئے اور چھتیس 36 کوارٹرز زیر تعمیر ہیں۔ نیز تحریک جدید انجمن احمدیہ کے کارکنان کے لیے ایک سو باسٹھ 162 کوارٹرز اور وقف جدید انجمن احمدیہ کے تحت ساٹھ 60 سے زائد کوارٹرز تعمیر کیے جا چکے ہیں۔ اسی طرح نظارت تعلیم کے اٹھارہ 18 کوارٹرز بھی تعمیر ہوئے۔ بیوگان کے لیے چھیاسٹھ 66 کوارٹرز اور شہداء کی فیملیز کے لیے چھتیس 36 کوارٹرز اس کے علاوہ ہیں۔

بیت الاقصیٰ ربوہ، دفتر الفضل کی رینوویشن سمیت بہشتی مقبرہ دارالفضل کی ایکسٹینشن اور رینوویشن بھی ہوئی۔ بہشتی مقبرہ طاہر آباد

کا قیام خلافت خامسہ میں ہوا۔ اس کے علاوہ مربی ہاؤس طاہر آباد غربی، بیت الطاہر دارالفضل، عقب ہسپتال بیت الذکر، بیت الذکر باب الابواب، بیت الذکر دارالنصر شرقی نور، بیت الغالب نصیر آباد غالب، بیت الذکر فیکٹری ایریا کوارٹرز دارالنور، بیت الذکر دارالنصر غربی اقبال، ویئر ہاؤس صدر انجمن احمدیہ، مکان دارالنصر وغیرہ کی تعمیرات بھی شامل ہیں۔ نظارت تعلیم کے تحت ناصر ہائی سکول، طاہر پرائمری سکول، مریم سکول دارالنصر، مریم سکول دارالرحمت، نصرت جہاں اکیڈمی پرائمری سکول، احمد نگر سکول، نصرت جہاں گرلز کالج کی تعمیرات بھی اسی بابرکت خلافت خامسہ کے دور میں ہوئیں۔

ربوہ میں اسی دور میں دو 2 نئے لنگر خانے لنگر خانہ نمبر 8 اور لنگر خانہ نمبر 13 بنائے گئے۔ باقی جہاں لنگر خانے موجود تھے وہاں بعض تعمیراتی کام ہوئے اور لنگر خانہ دارالضیافت سمیت کل بارہ 12 روٹی پلانٹ نصب کیے گئے جو فی گھنٹہ چھ ہزار 6000 سے آٹھ ہزار 8000 روٹیاں تیار کر سکتے ہیں۔

دارالضیافت ربوہ کی تعمیر نو

عہد خلافت خامسہ میں دارالضیافت ربوہ پاکستان میں 2010ء میں 122 کمروں پر مشتمل نئی وسیع عمارت تعمیر ہوئی نیز رہائش کے لیے تین 3 ہالز بھی بنائے گئے۔ 2017ء، 2018ء میں ایک اور نئی عمارت کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظوری عطا فرمائی جو زیر تعمیر ہے جو قریباً ایک سو 100 کمروں پر مشتمل ہو گی۔ اور یوں دارالضیافت کی نئی اور پرانی عمارات میں جماعتی شوریٰ پر آنیوالے ایک ہزار مہمانان کے قیام و طعام کی سہولت ہو گی۔

اسی بابرکت دور میں دارالضیافت ربوہ میں چاول اور گندم کے نئے سٹورز تعمیر ہوئے۔ نیا مذبح خانہ، واش رومز اور پارکنگ شیڈز بنائے

گئے یہیں یتامیٰ آفس کی تعمیر ہوئی۔ اس لنگر خانہ میں ایک جدید روٹی پلانٹ بھی نصب کیا گیا جس سے فی گھنٹہ چار ہزار 4000 روٹیاں تیار ہو سکتی ہیں۔

اس مضمون میں تو صرف قادیان اور ربوہ کے مراکز کا بطور نمونہ ذکر کیا ہے ورنہ دنیا کے تمام بڑے ممالک میں خلافت خامسہ میں توسیع مراکز کے وسیع کام ہوئے جن میں خصوصاً امریکہ، کینیڈا، برطانیہ اور جرمنی قابل ذکر ہیں۔

خلیفۃ المسیح سے ملاقات کا ذریعہ جلسہ ہائے سالانہ

ہر دور خلافت میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے سالانہ جلسے بھی افراد جماعت سے ملاقات کا ایک مؤثر ذریعہ رہا ہے۔ خلافت خامسہ کے انیس 19 سالوں میں ہونے والے اٹھارہ 18 مرکزی جلسہ ہائے سالانہ برطانیہ میں پانچ لاکھ سے زائد افراد جماعت نے جلسہ میں شرکت کر کے براہ راست حضور انور کے خطابات سننے کی توفیق پائی ہے۔ ان مرکزی جلسہ ہائے سالانہ میں دنیا بھر سے بیسیوں بااثر افراد بھی شامل ہوئے جنہوں نے اشاعت اسلام کے حوالہ سے جماعت اور حضرت خلیفۃ المسیح سے جماعت کی مساعی کے بارہ رپورٹس سن کر نہایت خوشگوار تاثرات بیان کیے ہیں۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ خلافت خامسہ کے بابرکت عہد میں یہ نشان بھی ظاہر ہوا کہ پاکستان جس کے ایک جلسہ سالانہ اور لنگر کو روکا گیا جہاں آخری جلسہ میں تین لاکھ کے قریب مہمانان نے ربوہ شرکت کی تھی۔ اب عالمی سطح پر دنیا بھر کے اسّی 80 سے زائد ممالک میں جلسہ ہائے سالانہ کا انعقاد ہو رہا ہے جہاں لنگر مسیح موعود جاری ہے اور جس میں عالمی سطح پر لاکھوں مہمانان مسیح موعود ہر سال شامل ہوتے ہیں۔

ان ممالک میں خاص طور پر قابل ذکر امریکہ، کینیڈا، بھارت، جرمنی، فرانس، ہالینڈ، سپین، بیلجیم، آسٹریا، ناروے، سویڈن، ڈنمارک، فن لینڈ، غانا، نائیجیریا، بورکینا فاسو، نائیجر، گنی، گیمبیا، سینیگال، ملائیشیا، کینیا، سیرالیون، تنزانیہ، یوگنڈا، بنگلہ دیش، انڈونیشیا، فجی، جاپان، برما، بھوٹان، سری لنکا، نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے علاوہ بعض عرب ممالک بھی شامل ہیں۔

براہ راست خطبہ حضور انور

خلافت رابعہ سے خلیفہ وقت کے جماعت کے ساتھ رابطے کا وہ تاریخ ساز دور شروع ہوا جس میں احمدیت کے ذریعہ خلیفۃ المسیح کا خطبہ

جمعہ تمام عالمگیر جماعتوں میں سنا جانے لگا۔ جو امام وقت سے افراد جماعت کی ملاقات اور نصیحت و تربیت کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ یہ سلسلہ مسلسل وسعت پذیر ہے اور خلافت خامسہ میں دنیا کی پانچ 5 عالمگیر زبانوں انگریزی، عربی، فرنچ، جرمن اور بنگالی میں براہ راست رواں ترجمہ بھی ہو رہا ہوتا ہے۔ حضور انور سے یہ ملاقات ہر احمدی کو میسر ہے اور سب کے لیے اکتساب فیض کا ذریعہ ہے۔

رابطہ بذریعہ کلاسز حضور انور

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایم ٹی اے پر اطفال و ناصرات کی تعلیمی و تربیتی کلاسز کا سلسلہ شروع کروایا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے بابرکت عہد میں اس میں وسعت اور ترقی ہوئی۔ ان کلاسز کے ذریعہ احمدیت کی ایسی فوج تیار ہو رہی ہے جس نے آئندہ اشاعت اسلام کی اہم ذمہ داری ادا کرنا ہے چنانچہ آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور خلافت کے اولین سالوں میں کلاسز میں بیٹھے بچے آج جماعت کے سکالرز کے طور پر MTA کے پروگراموں کے ذریعہ اشاعت اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

ورچوئل ملاقات کے نئے بابرکت سلسلہ کا آغاز

امام مہدی کے زمانہ کی علامات میں سے ایک علامت حضرت امام جعفر صادقؒ نے یہ بیان فرمائی تھی کہ

’’جب ہمارے قائم (امام مہدی) کا ظہور ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہمارے گروہ کی قوت سماعت اور قوت بصارت میں اتنا اضافہ کردے گا کہ ان لوگوں اور امام قائم کے درمیان قاصد کی ضرورت نہ رہے گی امام اپنے مقام پر بیٹھے بیٹھے جو کچھ فرمائیں گے وہ یہ لوگ سنیں گے اور جب نظر اٹھائیں گے تو اپنے امام کی زیارت کرلیں گے۔‘‘

(بحار الانوار مترجم از علامہ باقر مجلسی جلد 12 صفحہ 346 ترجمہ سید حسن امداد 30اپریل 1998 محفوظ بک ایجنسی کراچی)

اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا آغاز حضرت امام مہدی کے چوتھے خلیفہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمدؒ کے دور خلافت میں 1994ء میں ایم ٹی اے کے قیام سے ہوگیا تھا۔

عہد خلافت خامسہ میں اس پیشگوئی کی عظمت میں اور اضافہ ہوا جب کرونا وائرس کی وبا کی کے دوران ساری دنیا محدود و مقید ہو کر رہ گئی مگر ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ورچوئل ملاقات کا متبادل سلسلہ شروع فرمایا جس کے ذریعہ مختلف ممالک کے ذیلی و جماعتی ممبران عاملہ و افراد جماعت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست ملاقات کا شرف حاصل کرتے ہیں چنانچہ آغاز 2022ء تک اس سلسلہ کے تحت بیس 20 سے زائد ممالک کے ساتھ حضور انور کی ملاقات ہو چکی ہے اور یوں اس مشکل دور کرونا میں آپ کی تائید الٰہی میں ’’انی معک یا مسرور‘‘ کا الہام بڑی شان سے پورا ہو رہا ہے۔

ورچوئل ملاقات کی سعادت حاصل کرنے والے ممالک میں نائیجیریا، گنی بساؤ، فن لینڈ، سنگاپور، کینیڈا، امریکہ، ناروے، انڈیا، جرمنی، سویڈن، یوکے، آئرلینڈ، ڈنمارک، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، فلسطین، گیمبیا، انڈونیشا، غانا، آسٹریلیا، بنگلہ دیش، ماریشس، بیلجئم وغیرہ شامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہفتہ بھر کی ان ملاقاتوں کا مختصراً احوال ایم ٹی اے کے پروگرام This Week With Hazoor میں قابل دید ہوتا ہے جو ایک مقبول و معروف پروگرام بنتا جا رہا ہے اور افراد جماعت کے لئے حضور انور کی بے تکلف براہ راست راہنمائی کے حصول کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔

(باقی کل ان شاءاللہ)

خدا کے پسندیدہ لوگ کون ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسالہ الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں کہ: ’’خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں، ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے‘‘ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

آپ نے رسالہ الوصیت میں نظام وصیت اور نظام خلافت کی بابت تفصیل بیان فرمائی۔ اور اس الہام کا ذکر بھی فرمایا۔ جس میں ان تین شرائط کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتائیں کہ جن میں یہ تین شرائط موجود ہیں وہ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں، یعنی:

1. جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں۔ 2. اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں۔ 3. اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔

ہر احمدی کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کو ایسا ایمان نصیب ہو تا کہ وہ بھی خدا کے پسندیدہ لوگوں میں شامل ہوجائے۔ مگر وہ ایمان ہے کیا اور کیسے حاصل ہوسکتا ہے۔ اس اہم سوال کی نسبت آپ نے خود اس رسالہ میں تفصیل بیان فرمائی۔ آپ نے خود جو اسکی تشریح بیان فرمائی وہ بہشتی مقبرہ اور نظام وصیت کی تفصیل ہے۔ گویا کہ جو لوگ اس نظام وصیت میں شامل ہوتے ہیں وہ گویا نظام خلافت کی تائید کرتے ہیں اور صدق پر قدم مار رہے ہوتے ہیں۔ اس خوشخبری کے بتانے کے بعد آپ نے وصیت کے نظام کی بابت تفصیل بیان فرمائی پھر آپ نے ان احباب کے لئے دعائیں کی جو اس نظام میں شامل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر تین شرائط کا ذکر ہے اسی طرح آپ نے تین دعائیں کیں جو اس رسالہ میں آپ نے لکھیں گویا ہر شرط کے تحت آپ نے دعا کی۔ یہ تین دعائیں جو آپ نے اس رسالہ میں فرمائیں وہ پیش ہیں:

1. ’’میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنادے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کرلیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہوگئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العالمین
2. پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں اس ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الوقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین۔
3. پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العالمین‘‘ (رسالہ الوصیت صفحہ 16-18)

مقصد یہ ہے کہ تا کہ جو لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ بننا چاہتے ہیں اور قدم صدق اختیار کرنا چاہتے ہیں وہ جان لیں کہ یہ راستہ نظام وصیت سے حاصل ہوتا ہے، جسکی تائید حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دعائیں ہیں جو ان لوگوں کے حق میں ہیں جو اس نظام میں شامل ہوتے ہیں اور اس پر بشرح اور اخلاص کے ساتھ عمل کرتے ہیں۔ اور اس سے ایک یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ جو لوگ نظام وصیت میں شامل ہوتے ہیں اور ماہ بماہ باقاعدگی سے ادائیگی کرتے رہتے ہیں اور شرائط بیعت اور تقویٰ پر باقاعدگی سے عمل کرتے رہتے ہیں وہ بالآخر خدا کے پسندیدہ بندے، قدم صدق رکھنے والے بن جاتے ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

سید عمار احمد

صرف قرآن کا ترجمہ اصل میں مفید نہیں جب تک اس کے ساتھ تفسیر نہ ہو

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور اس کی تعلیم مستقل اور ہر زمانہ کے انسانوں کے لئے ہے۔قرآن کریم پر غوروفکر کرنے والوں پر ہر زمانہ کے حالات کے مطابق عجائبات اور راز کھلتے رہتے ہیں۔اس غوروفکر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے اور پھر قرآن شریف کو ترجمہ کے ساتھ ساتھ تفسیر کی مدد سے پڑھا جائے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

صرف قرآن کا ترجمہ اصل میں مفید نہیں جب تک اس کے ساتھ تفسیر نہ ہو مثلاً غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ (الفاتحہ: 7) کی نسبت کسی کو کیا سمجھ آ سکتا ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں جب تک کہ کھول کر نہ بتلایا جاوے اور پھر یہ دعا مسلمانوں کو کیوں سکھلائی گئی۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 299-300۔ایڈیشن 2016ء)

وہ تمام افراد جو قرآن شریف ترجمہ کے ساتھ پڑھتے ہیں لیکن تفسیر کا مطالعہ اب تک نہیں کیا تو حضرت مسیح موعودؑ کے ارشاد کی روشنی میں تفسیر کا بھی مطالعہ کرنا چاہیئے اور اسی طرح وہ تمام نوجوان جو تفسیر کو پڑھنا چاہتے ہیں لیکن نہیں جانتے کہاں سے شروع کریں تو ان کے لئے یہ ایک مضمون لکھ رہا ہوں۔تو جب آپ پہلی دفعہ تفسیر پڑھنا شروع کریں اور مشکل لگے تو بالکل پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ کسی بھی کام میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا اور اسکے فضل اور محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔اور یہ مطالعہ تفسیر تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے علم میں اضافہ کا باعث بھی بنے گا بلکہ نیکیوں میں بھی آگے بڑھنے کی توفیق دے گا۔

جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کی مرکزی اُردو ویب سائٹ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے بعد خلفاء کرام کے بیان فرمودہ قرآن کریم کی تفاسیر کے انتہائی قیمتی خزانے اردو زبان میں آن لائن مطالعہ اور ڈاؤن لوڈ کرنے کے لئے ہروقت دستیاب ہیں۔ان کے نام فہرست کی صورت میں نیچے لکھیں جا رہے ہیں:

1. تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام
2. حقائق الفرقان
3. تفسیر کبیر
4. تفسیر صغیر
5. انوار القران

اب ان کی تفصیل جو بحوالہ الاسلام ویب سائٹ ہے قارئین کے لئے پیش ہے:

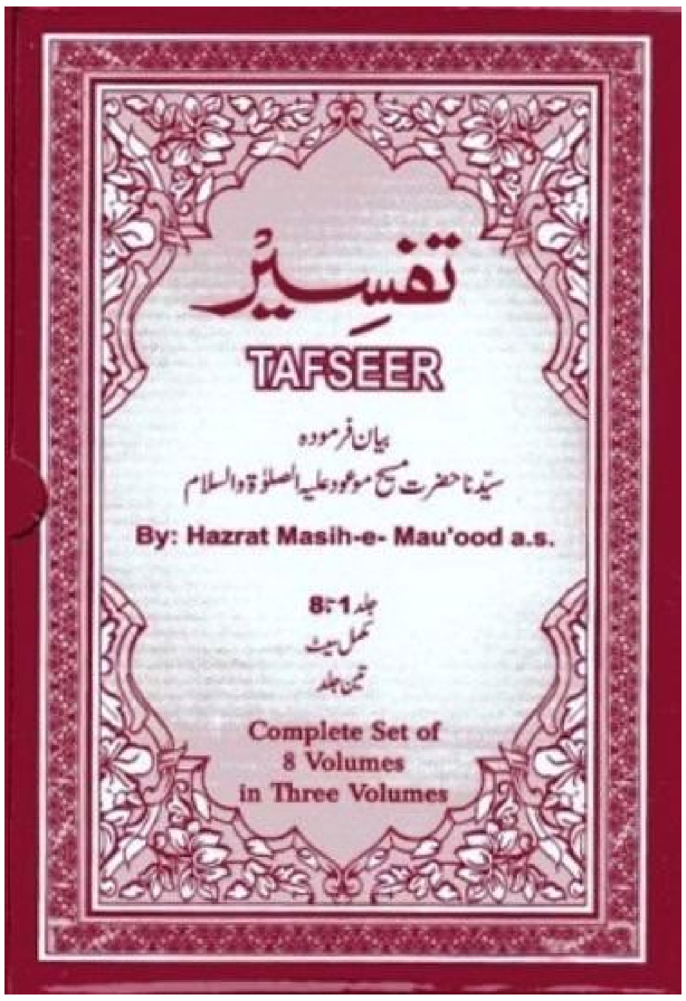

تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جلد 1 تا 8

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی، مسیح موعود و مہدی معہودؑ

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی، مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیفات اور ملفوظات میں قرآن کریم کی جن آیات کی تفسیر بیان فرمائی اسے یکجا کر کے پیش کیا گیا ہے۔یہ خزانہ 4 جلدوں میں تیار کیا گیا تھا جبکہ موجودہ ٹائپ شدہ ایڈیشن 8 جلدوں میں مرتب کیا گیا تا دوران مطالعہ قارئین کو سہولت ہو۔معارف قرآنی کا یہ خزانہ حضور علیہ السلام کی اردو، عربی اور فارسی زبان کی 80 سے زیادہ تصنیفات اور تقاریر میں جابجا مذکور تھا جسے 1967ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے یکجا کرنے کا ارشاد فرمایا تو مولوی سلطان احمد صاحب فاضل پیر کوٹی نے بہت تھوڑے وقت میں ان روحانی موتیوں اور روح پرور تفسیری نکات کو نہایت محنت اور عرقریزی سے مکمل کر کے جنوری 1968ء میں مسودہ حضور رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اس مسودہ کی ترتیب و تدوین اور عربی و فارسی عبارات کے تراجم کا مرحلہ مکمل ہونے پر طباعت کا سلسلہ شروع ہوا۔موجودہ ایڈیشن میں اقتباسات درج کرتے ہوئے صحت متن کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے، اقتباسات کا حوالہ بھی روحانی خزائن سے مزید معین کر دیا گیا ہے نیز نئے سامنے آنے والے اقتباسات کو بھی شامل تفسیر کیا گیا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآنی حقائق و معارف کے بیان میں ہر مخالف کے مقابل پر ایک زندہ نشان عطا کیا گیا تھا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 7 مارچ 1980ء کو تحریک فرمائی تھی کہ ہر احمدی گھرانہ میں اس تفسیر کا ایک سیٹ ضرور موجود ہونا چاہیے۔

(بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

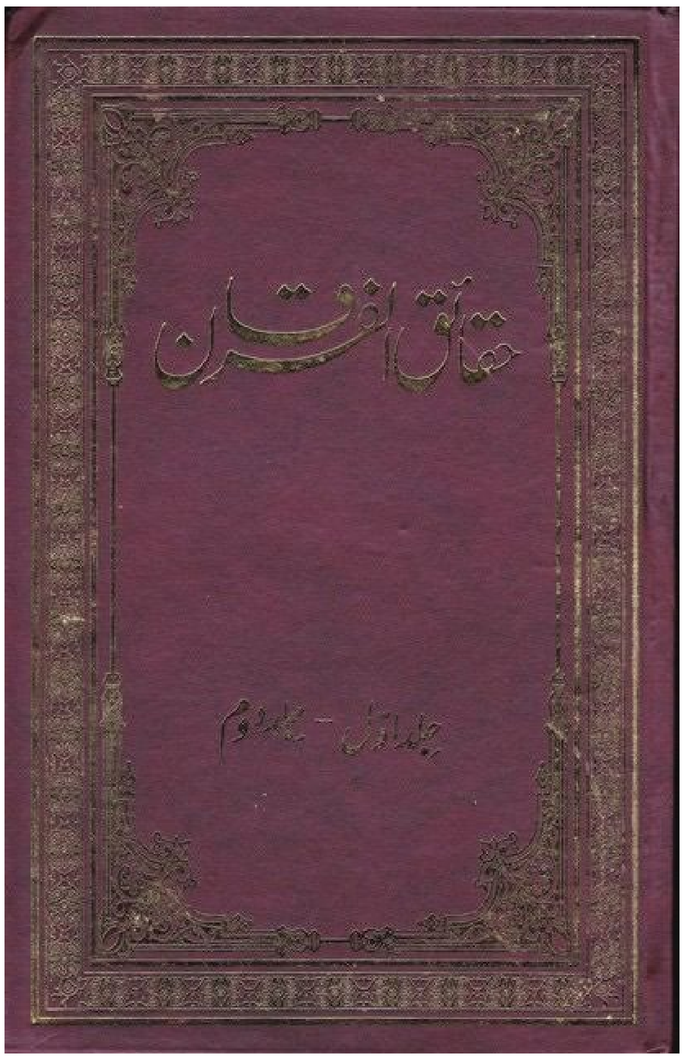

حقائق الفرقان

جلد 1 تا 4

حضرت الحاج حکیم مولوی نورالدین، خلیفۃ المسیح الاوّلؓ

حضرت حکیم مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے دروس القرآن، خطابات اور تصانیف سے مرتبہ تفسیری نکات کا یہ مجموعہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے 4 جلدوں میں ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے شائع کیا ہے علوم و معارف کا یہ قیمتی خزانہ اخبارات کی فائلوں میں منتشر اور نایاب کتب کے صفحات میں بند تھا اور نئی نسل کے لئے اس سے استفادہ کرنا مشکل تھا، خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں ان گراں بہا دفینوں کو باہر نکال کر از سر نو مرتب کیا گیا تھا۔سینکڑوں صفحات پر مشتمل اس مجموعہ کا مطالعہ قارئین کو حضورؓ کے قرآن کریم سے لازوال عشق اور علوم قرآنی سے غیر معمولی مناسبت کا ثبوت دیتا ہے۔حضورؓ کے مختصر مگر جامع انداز میں بیان فرمودہ یہ بلاشبہ آسمانی تفسیر ہے۔ ہر جلد کے آخر تفصیلی انڈیکس موجود ہے۔

(بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

تفسیر کبیر

جلد 1 تا 10

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد، المصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے نصف صدی سے زائد ممتد

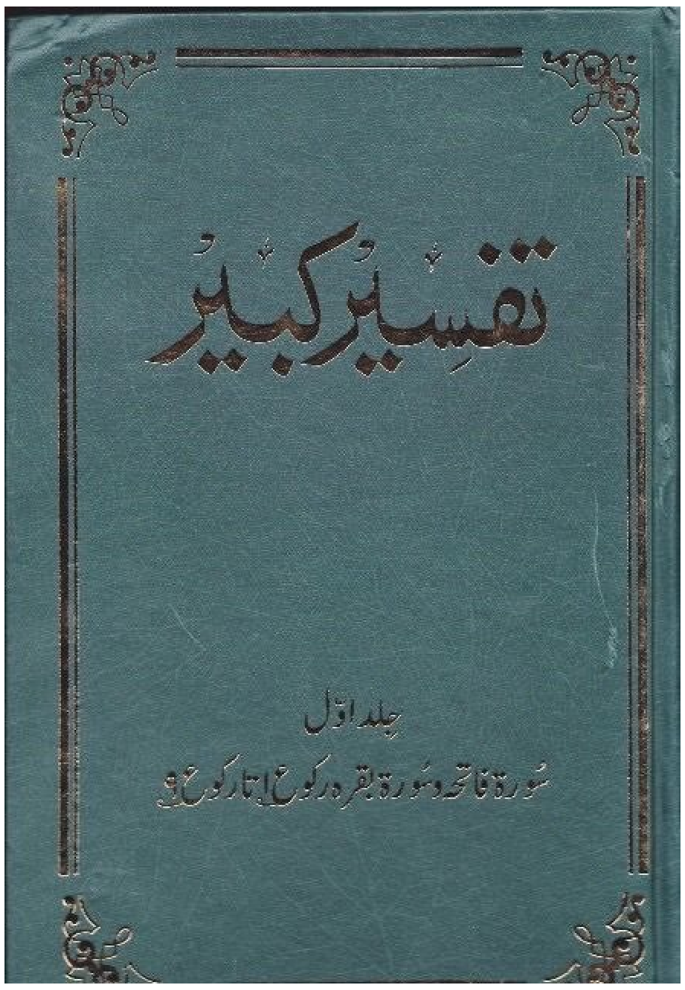

زمانہ خلافت میں خدمت قرآنی کے متعدد سنگ میل عبور کئے جن میں سے ایک تفسیر کبیر کی تصنیف و اشاعت ہے جو پیش گوئی مصلح موعود کے مطابق آپ کو علوم ظاہری و باطنی سے پُر وجود اور کلام اللہ کا شرف و مرتبہ دنیا پر ظاہر کرنے والا ثابت کر رہا ہے۔ اس بے بہا خزینہ کا مواد تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دروس القرآن کی صورت میں گاہے گاہے سامنے آتا رہا، لیکن اس کی بطور مجموعہ تفسیر تیاری و اشاعت 1940ء سے 1962ء کے دوران قادیان، لاہور اور ربوہ سے ہوتی رہی اور اب تک اس کے متعدد ایڈیشن تیار ہو کر شائع ہو چکے ہیں جبکہ اس کے تراجم کی الگ تفصیل ہے۔ نظارت اشاعت ربوہ میں مکرم و محترم سید عبدالحئی شاہ صاحب کے زیر نگرانی طبع ہونے والے دس جلدوں کے ایڈیشن کی ایک خاص خوبی اس کی ہر جلد کے آخر پر ایک مبسوط انڈیکس کا اضافہ ہے جس سے قارئین و محققین کو تفسیر کبیر میں سموئے ہوئے دنیا بھر کے اعلیٰ پایہ مضامین، اسماء، مقامات وغیرہ تک باآسانی رسائی ہونے لگی۔ دس جلدوں میں پھیلی یہ تفسیر صرف تفسیر ہی نہیں بلکہ آئندہ آنے والے وقتوں میں ہونے والی تفسیر القرآن کا بیج بھی ہے کیونکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر کی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیش کردہ اصول دینیہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے حقائق و معارف بھی محفوظ ہو گئے ہیں۔

یہ تفسیر قدیم و جدید قرآنی علوم کا ایک بیش بہا خزانہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کی ضرورتوں کے مطابق ظاہر فرمایا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے تحریر فرمایا کہ ’اس تفسیر کا بہت سا مضمون میرے غور کا نتیجہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے‘۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا مطالعہ اللہ تعالیٰ کی معرفت، آنحضرتؐ اور آپ کے آل، اصحابؓ کی محبت اور اسلام کے تابندہ مستقبل کے متعلق بصیرت عطاء کرتا ہے۔

(بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

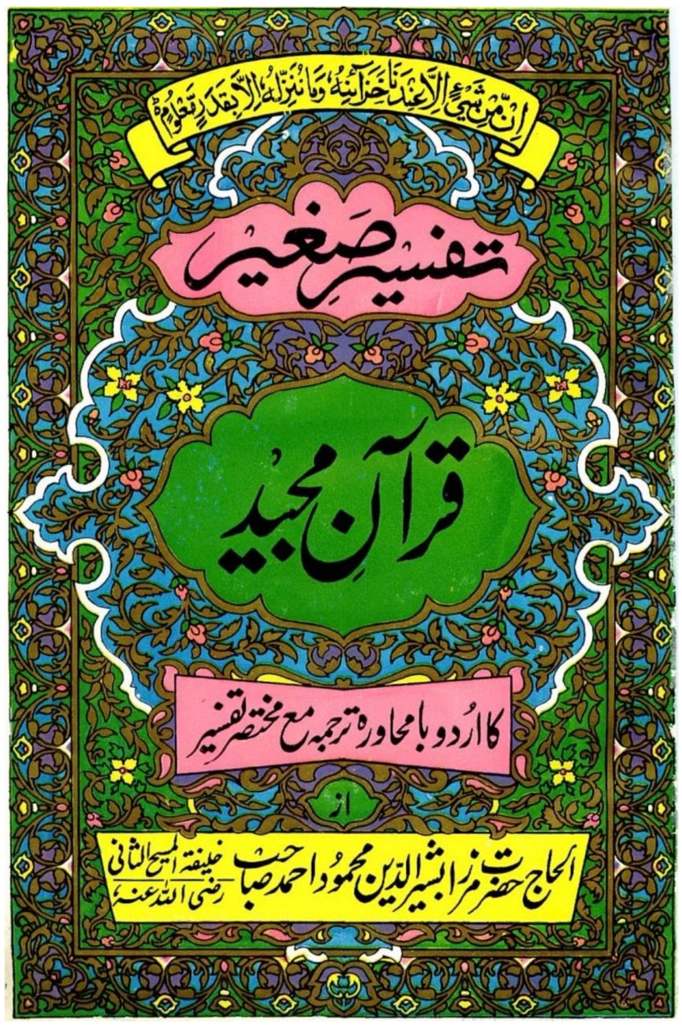

تفسیر صغیر

بامحاورہ ترجمہ و تفسیر

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد، المصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یہ معرکۃ الآراء اور لطیف تصنیف قرآن کریم کا ترجمہ اور مختصر تشریحی نوٹس کا مجموعہ ہے۔ یہ لاجواب اور بے مثال علمی اور دینی شاہکار پہلی دفعہ دسمبر 1957ء میں طبع ہوا، اور تاحال اس کے دنیا بھر میں متعدد ایڈیشن شائع کئے جا چکے ہیں۔ خالص تائید الٰہی سے مکمل ہونے والی اس کاوش سے کلام اللہ کی معنوی، لغوی اور ادبی کمالات کھل کر سامنے آتے ہیں۔ عربی متن سے وفا کرتے ہوئے اردو زبان کے محاسن، سلاست اور ادائیگی مفہوم کے اعتبار سے یہ تفسیر ایک اعجاز ہے جو بیک وقت تفسیر، کلام، فقہ، تاریخ اور مقارنہ بین الادیان پر مبتدی سے لیکر ثقہ عالم کے لئے علم و معرفت کی راہیں وا کرنے والی ہے۔ اس تفسیر کے ساتھ طبع ہونے والا تفصیلی انڈیکس بھی مضامین قرآنی کی وسعت کو کماحقہ اجاگر کرنے والا ہے۔ الغرض یہ تفسیر حسن ترجمہ و تفسیر کے ساتھ ساتھ حسن کتابت اور حسن طباعت کا بھی مرقع ہے۔

(بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

انوار القرآن

جلد 1 تا 3

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد، خلیفۃ المسیح الثالثؒ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے خطبات و خطابات میں متعدد مقامات پر قرآنی آیات کی تفسیر فرمائی اور قرآنی معارف کو پیش کیا ہے۔ قرآنی معارف پر مشتمل اس تفسیر کی تین جلدیں ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کا ایک انتہائی خوبصورت ارشاد پیش ہے جس میں آپ فرماتے ہیں:

ساری ترقیوں اور کامیابیوں کی کلید یہی قرآن شریف ہے۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 182 ایڈیشن 1984ء)

اسی طرح ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

جو پاک دل ہو کر اس کو سمجھتا ہے اور سمجھنے کی کوشش کرتا ہے اس کا بھی بڑا مقام ہے۔ اس بارہ میں ایک روایت میں آتا ہے کہ سہل بن معاذ جہنیؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو قیامت کے روز اس کے ماں باپ کو دو تاج پہنائے جائیں گے جن کی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہو گی جو ان کے دنیا کے گھروں میں ہوتی تھی‘‘۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ ابواب قراءۃ القرآن باب فی ثواب قراءۃ القرآن حدیث 1453)

پھر جب اس کے والدین کا یہ درجہ ہے تو خیال کرو کہ اس شخص کا کیا درجہ ہو گا جس نے قرآن پر عمل کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے کہ ’’جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے‘‘۔

(کشتیٔ نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

یہ عزت تبھی ہے جب ہم عمل کر رہے ہوں گے اور پھر اللہ تعالیٰ کے ہاں اس چیز کا جو درجہ ہے وہ اس حدیث سے واضح ہوتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 11/ستمبر 2009ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسلمانوں کو ان کی موجودہ حالت اور اس کے حل کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

آج کل جو مسلمانوں کی حالت ہے وہ اس لئے ہے کہ خدا کے برگزیدہ کو (بھیجے ہوئے کو) جو خدا سے علم پا کر آیا، جس نے اس زمانہ میں قرآن کی جو تفسیر تھی وہ ہمارے سامنے پیش کی۔ اس کو ماننے سے انکاری ہیں۔ پس مسلمانوں کی بقا اور اُمّت کا عزت و وقار اسی سے وابستہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق کے کہنے پر عمل کریں اور اس کو مانیں۔

(خطبہ جمعہ 11/ستمبر 2009ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن شریف کو خوب غور و فکر سے پڑھنے اور اس کے احکامات کو اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنانے کی توفیق دیتا چلا جائے اور پوری دنیا میں ہم اس کے پھیلانے والے ہوں آمین۔

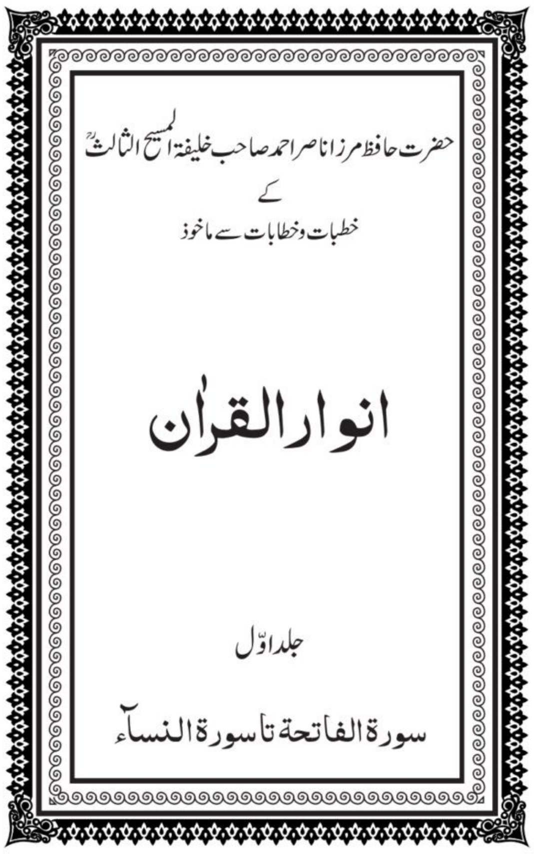

ابن ایف آر بسمل

کامل اسوہ حسنہ

سب یادوں میں بہتر ہے وہ یاد کہ کچھ لمحے
جو اس کے تصور کے قدموں میں گزار آئی

مائیکل ایچ ہارٹ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب THE100 میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اول نمبر پر شمار کیا ہے اور بنی اسرائیل کے شرعی نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام (جن کے آپ مثیل تھے) کو سولہویں نمبر پر شمار کیا ہے حضرت موسیٰ کو اس نے توحید کا علمبردار قرار دیا ہے وہ لکھتا ہے

...Many people consider Moses to be the founder of Jewish monotheism. In one sense, there is no basis at all for such a claim. Our only source of information concerning Moses is the Old Testament : and the Old Testament explicitly and unambiguously credits Abraham with being the founder of monotheism.

(The 100, page 116)

یعنی اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت موسیٰ یہودی مذہب میں توحید کے بانی ہیں جیسا کہ عہد نامہ قدیم میں لکھا ہوا ہے لیکن یہ کتاب بغیر کسی ابہام کے واضح طور پر اس کا کریڈٹ حضرت ابراہیم کو دیتی ہے۔

وہ آنحضرت کے بارے میں لکھتا ہے:۔

Most Arabs at that time were pagans, who believed in many gods. There were however, in Mecca a small number of Jews and Christians: it was from them no doubt that Muhammad first learned of a single omnipotent God who ruled the entire Universe. When he was 40 years old, Muhammad became convinced that one true God (Allah) was speaking to him, and had chosen...

(The 100, page 34)

یعنی اس وقت اکثر عرب مشرک تھے اور کئی خداؤں کو مانتے تھے تاہم مکہ میں چند یہودونصاری تھے جن سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قادر مطلق خدا کا علم ہوا جو سارے جہان پر حکومت کرتا ہے جب آپ 40 سال کے ہوئے اور آپ پر وحی نازل ہونی شروع ہوئی تو آپ کو یقین ہوگیا کہ یہ اسی خدائے واحد کا کلام ہے۔

مائیکل کا خیال غلط ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک قادر مطلق خدا کا علم مکہ کے یہود ونصاریٰ سے حاصل کیا شاید اس کا اشارہ ورقہ بن نوفل کی طرف ہے جو حضرت خدیجہ کے یہودی رشتہ دار تھے اور جنہوں نے کہا تھا کہ وحی لانے والا وہی فرشتہ معلوم ہوتا ہے جو موسیٰ پر اترا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام دونوں کو توحید کا علمبردار اور اسوہ حسنہ قرار دیا۔

سورۃ الاحزاب آیت 22

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنۡ کَانَ یَرۡجُوا اللّٰہَ وَالۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا

یعنی تمہارے لئے (یعنی ان لوگوں کے لئے) جو اللہ اور اخروی دن سے ملنے کی امید رکھتے ہیں اور اللہ کا بہت ذکر کرتے ہیں (اللہ تعالیٰ) کے رسول میں ایک اعلیٰ نمونہ ہے (جس کی انہیں پیروی کرنی چاہئے)۔

(تفسیر صغیر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلو اور ایک ذرہ بھر بھی ادھر ادھر ہونے کی کوشش نہ کرو

(تفسیر مسیح موعود جلد 7 صفحہ 39)

سورۃ الممتحنہ آیت 5

قَدۡ کَانَتۡ لَکُمۡ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ فِیۡۤ اِبۡرٰہِیۡمَ وَالَّذِیۡنَ مَعَہٗ ۚ اِذۡ قَالُوۡا لِقَوۡمِہِمۡ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنۡکُمۡ وَمِمَّا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ۫ کَفَرۡنَا بِکُمۡ وَبَدَا بَیۡنَنَا وَبَیۡنَکُمُ الۡعَدَاوَۃُ وَالۡبَغۡضَآءُ اَبَدًا حَتّٰی تُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَحۡدَہٗۤ اِلَّا قَوۡلَ اِبۡرٰہِیۡمَ لِاَبِیۡہِ لَاَسۡتَغۡفِرَنَّ لَکَ وَمَاۤ اَمۡلِکُ لَکَ مِنَ اللّٰہِ مِنۡ شَیۡءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَیۡکَ تَوَکَّلۡنَا وَاِلَیۡکَ اَنَبۡنَا وَاِلَیۡکَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۵﴾

یعنی ابراہیم اور اس کے ساتھیوں میں تمہارے لئے ایک اچھا نمونہ موجود ہے جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے اور اللہ کے سوا تمہارے معبودوں سے کلی طور پر بیزار ہیں ہم تمہاری باتوں کا انکار کرتے ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان عداوت اور بغض اس وقت تک کے لئے ظاہر ہوگیا ہے کہ تم خدا پر ایمان لاؤ ہاں ہم ابراہیم کے وعدہ کو جو اس نے اپنے باپ سے کیا تھا مستثنیٰ کرتے ہیں وہ یہ تھا کہ میں تیرے لئے استغفار کروں گا لیکن اللہ کے مقابلہ میں تیری کسی قسم کی مدد پر میں قادر نہیں (اور ابراہیم نے یہ بھی کہا کہ) اے ہمارے رب ہم تجھ پر توکل کرتے ہیں اور تیری طرف جھکتے ہیں اور تیری طرف ہی ہم کو لوٹ کر جانا ہے۔

(تفسیر صغیر)

کامل اسوہ حسنہ

خداوند تعالیٰ مسلمانوں کو حکم کرتا ہے کہ وہ آنحضرت کے نمونے پر چلیں اور آپ کے ہر قول اور فعل کی پیروی کریں چنانچہ فرماتا ہے لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ پھر فرماتا ہے اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ اگر آنحضرت کے اقوال اور افعال عیب سے خالی نہ تھے تو کیوں ہم آپ کے نمونے پر چلیں جب خدا نے ابراہیم علیہ السلام کے نمونے پر چلنے کی تاکید فرمائی تو ساتھ ایک استثناء لگا دیا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں کوئی استثناء نہیں کیا۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد 8 صفحہ 104)

پس کامل اسوہ حسنہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔

بقیہ: جماعت احمدیہ سُرینام کی مساعی...... از صفحہ 15

کی۔حسب روایت تمام پروگرامز کا خرچ افراد جماعت کی ڈونیشن سے پورا کیا گیا، اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ممبران نے اس مقصد کے لئے بھرپور جذبے کے ساتھ قربانی کی۔ ہر سال خدا تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک کے دوران نہ صرف ان مخصوص پروگرامز بلکہ سال بھر جاری رہنے والے ہفتہ وار ٹی وی پروگرام کے لئے بھی کافی حد تک رقم جمع ہو جاتی ہے۔

مستحقین کی امداد

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتی نظام کے تحت بھی اشیاء خورونوش کے 50 پیکٹ غیر از جماعت مستحقین، بیوگان اور ضرورتمند افراد جماعت میں تقسیم کئے گئے، اور جماعت کے کچھ بچوں کے لئے کپڑوں کا انتظام کیا گیا۔

عید الفطر

سرینام میں عیدین کے موقعہ پر عام تعطیل ہوتی ہے۔ امسال بھی دو مئی کو ملک میں عید الفطر منائی گئی، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دو سال کے وقفے کے بعد مسجد ناصر پاراماریبو میں نماز عید ادا کی گئی۔ نماز عید کا وقت ساڑھے نو بجے مقرر کیا گیا تھا، اور افراد جماعت صبح سے مسجد پہنچنا شروع ہو گئے۔ عید سے پہلے حسب روایت کھانا گھروں پر تقسیم کیا گیا، اور حاضرین کے لئے کھانے کے علاوہ مختلف لوازمات، سافٹ ڈرنک اور فروٹ کا انتظام کیا گیا۔ ایک غیر از جماعت دوست آئس کریم کے چھ ڈبے لیکر مسجد آئے۔

مسجد کا ہال خواتین کے لئے مختص کیا گیا اور مردوں کے لئے باہر سائبان کے نیچے نماز ادا کرنے کا انتظام کیا گیا۔

نماز عید میں 250 مردوزن شامل ہوئے۔ متعدد غیر از جماعت دوست بھی نماز عید پڑھنے کے لئے آئے۔

عید کے بعد تمام شاملین کی سویوں اور کھانے سے تواضع کی گئی۔ بچوں میں چاکلیٹ اور دیگر اشیاء پر مشتمل پیکٹ تقسیم کئے گئے۔ سُرینام میں یہ انتہائی قابل قدر روایت ہے کہ عید الفطر کے موقعہ مسلمان اپنے گھروں میں حسب توفیق مختلف لوازمات تیار کر کے کھانے کی میز سجاتے ہیں، اور عزیز رشتہ داروں کے علاوہ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے جان پہچان کے لوگ بھی اس کھانے سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اسی روایت کو قائم رکھتے ہوئے امسال مسجد سے نکل کر افراد جماعت بھی ایک دوسرے کے گھروں میں گئے اور دیر رات تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

قارئین الفضل آن لائن کی خدمت میں جماعت سرینام کے نفوس و اموال میں برکت کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

شکیل احمد ضمیر

تعلق باللہ کے ذرائع

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’جب سے خدا تعالیٰ نے زمین و آسمان کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو۔ بلکہ وہ ان کے لیے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 20)

اللہ تعالیٰ ہمارا خالق ہے اور ہم اس کی مخلوق۔ عربی زبان جو اُمّ الالسنہ ہے اور نہایت پرحکمت زبان ہے بندے کے لیے جو انسان کا لفظ استعمال کیا گیا ہے اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ وہ دو اُنسوں اور محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک انس اس کو اللہ تعالیٰ سے ہے اور دوسرا انس اپنے بنی نوع سے ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ انسانی پیدائش کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے میں نے بڑے اور چھوٹے تمام انسانوں کو عبد بننے کے لیے پیدا کیا ہے۔ (الذاریات:3) اور عبد اس وجود کو کہتے ہیں جو دوسروں کا نقش قبول کرے۔ پس انسان کی پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرے اور اس کی صفات اور اخلاق کے لیے بطور آئینہ کے بن جائے۔

غرض خدا تعالیٰ کی محبت، اس کے رنگ میں رنگین ہونا اور اس کی پاک صفات سے متصف ہونا انسانی پیدائش کا مقصد ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ وراء الوراء ہستی ہے اور یہ دنیا اپنے اجرام فلکی کے ساتھ ایک شیش محل کی طرح ہے جس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی شدید القویٰ ہستی کام کر رہی ہے اس وجہ سے اکثر لوگوں کو غلطی لگی اور انہوں نے ان ہی شیشوں کی طرف اس کام کو منسوب کر دیا اور اس واحد یگانہ اور مالک حقیقی سے بیگانہ ہو گئے۔

پس ضروری ہے کہ ان ذرائع اور وسائل پر غور کیا جائے جو اس محبوب حقیقی کے پانے اور اس سے تعلق مستحکم کرنے کے لیے قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں۔

پہلا ذریعہ

سو پہلا ذریعہ اللہ تعالیٰ کو پانے کا یہ ہے کہ اسے صحیح رنگ میں پہچانا جائے۔ اور سچے خدا پر ایمان لایا جائے۔ کیونکہ سچا خدا اپنے طالبوں کو مدد دیتا ہے۔ مگر مردہ مردہ کو مدد نہیں دے سکتا۔

پس اللہ تعالیٰ کو پانے اور اس سے تعلق مضبوط کرنے کے لیے پہلا قدم یہ ہے کہ سچے خدا پر ایمان لایا جائے جو اپنی ہر صفت میں بے مثل ہے اور جو ہر چیز پر قادر ہے۔

دوسرا ذریعہ

یہ بات ظاہر ہے کہ انسان کمزور اور ضعیف ہے اور اپنے مقصد اور مدعا کو اپنے زورِ بازو حاصل نہیں کر سکتا اس لیے انسان کو اللہ تعالیٰ نے دعا سکھائی تا اس ذریعہ سے اس کو خدائی مدد اور تائید حاصل ہو اور جو روکیں مقصودِ حقیقی تک پہنچنے میں حائل ہیں وہ دور ہوں۔

چنانچہ فرماتا ہے جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو میں ان کے قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔ (البقرہ:24) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار دعا کے لیے رغبت دلائی ہے۔

تیسرا ذریعہ

ایک ذریعہ خدا تعالیٰ کو پانے کے لیے قرآن کریم میں مجاہدہ ٹھہرایا گیا ہے۔ یعنی اپنی جان، مال، عزت، عقل، علم اور ہنر کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اسے ڈھونڈا جائے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ’’جو لوگ ہماری راہ میں ہر طرح کی کوشش کرتے ہیں ہم ان کو اپنی راہیں دکھا دیا کرتے ہیں۔‘‘ (العنکبوت:7)

غرض اللہ تعالیٰ کی ملاقات عمر بھر مسلسل محنت اور مجاہدہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

چوتھا ذریعہ

اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے قرب کے حصول کا ایک ذریعہ استقامت ہے۔ یعنی طالب راہ سلوک میں درماندہ اور عاجز نہ ہو۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ’’وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور توحید خالص پر قائم ہو گئے۔ پھر استقامت اختیار کی یعنی آزمائش اور بلاؤں کے وقت ثابت قدم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ تم مت ڈرو۔ اور مت غمگین ہو اور خوش ہو جاؤ کہ تم اس جنت کے وارث ہو گئے ہو جس کا تم کو وعدہ دیا گیا ہے۔ ہم اس دنیوی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں۔‘‘

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

’’یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ کمال استقامت یہ ہے کہ چاروں طرف بلاؤں کو محیط دیکھیں اور خدا کی راہ میں جان اور عزت اور آبرو کو معرض خطر میں پاویں اور کوئی تسلی پانے والی بات موجود نہ ہو۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے اور ہولناک خوفوں میں چھوڑ دے اس وقت نامردی نہ دکھلاویں اور بزدلوں کی طرح پیچھے نہ ہٹیں اور وفاداری کی صفت میں کوئی خلل پیدا نہ کریں۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 420)

پانچواں ذریعہ

پانچواں ذریعہ صحبتِ صالحین ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ’’اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔‘‘

(التوبہ:109)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا یا تُو اس سے خرید لے گا۔ ورنہ کم از کم تُو اس کی خوشبو اور مہک تو سونگھ ہی لے گا۔ اور بھٹی جھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلا دے گا یا اس کا بدبو دار دھواں تجھے تنگ کرے گا۔

(مسلم کتاب البر و الصلۃباب استحباب مجالسۃ الصالحین)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’دل کی پاکیزگی کا حاصل کرنا ضروری ہے اور یہ حاصل نہیں ہو سکتی جب تک منہاج نبوت پر آئے ہوئے پاک انسان کی صحبت میں نہ بیٹھے۔‘‘

(الحکم جلد 4 نمبر 46 مؤرخہ 24 دسمبر 1900ء صفحہ 3)

چھٹا ذریعہ

خدا تعالیٰ کی مخلوق سے خیرخواہی کی جائے۔ اور خدمت خلق کی عادت پیدا کی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

’’اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے‘‘

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ ہے۔ پس بہترین شخص وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے کنبہ سے احسان کرے۔

(مشکوٰۃ باب الشفقۃ)

ساتواں ذریعہ

اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے اور اس سے تعلق بڑھانے کا ایک ذریعہ یہ ہے کہ انسان ہر وقت اس کی یاد تازہ رکھے۔

تعلق باللہ کے یہ چند ذرائع ہیں جو اس وقت بیان کئے گئے ہیں۔ ورنہ قرآن کریم، احادیث، اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات اور ملفوظات میں اور بھی ذرائع بیان فرمائے گئے ہیں۔

بقیہ: تبلیغ میں پریس اور میڈیا...... از صفحہ 7

لوگوں کی تکلیف کا احساس بھی کریں جو حقیقی طور پر غربت کا شکار ہیں، جتالہ نے یہ باتیں اپنے روزہ کو افطار کرتے وقت بتائیں۔

اخبار نے لکھا کہ رات کو نماز عشاء اور تراویح کے بعد (جو ان دنوں میں دیر سے ہوتی ہے) کے باوجود لوگ صبح سحری کے لئے اٹھتے، نماز پڑھتے اور روزہ رکھنے کے لئے کھانا کھاتے ہیں) رمضان کی تاریخ (آمد و اختتام) چاند کی آمد کے حساب کے ساتھ ہوتی ہیں اور آج کل کے حساب سے 15 گھنٹے کا روزہ بنتا ہے۔

امام شمشاد ناصر نے بتایا کہ رمضان میں لوگ زیادہ قربانی کرتے ہیں، خواہ وہ مالی ہو یا وقت کی ہو۔ اپنا زیادہ وقت خدا کو یاد کرنے، دعائیں کرنے میں لوگ گزارتے ہیں۔ امام شمشاد نے کہا کہ جتنی تکلیف انسان برداشت کرتا ہے اتنا ہی خدا کی طرف سے اسے زیادہ انعام بھی ملتا ہے۔

اسامہ مظفر 17 سال نے کہا کہ اس کے لئے روزہ رکھنا مشکل تھا کیونکہ اس کے سکول میں جو اس کے ساتھی طلباء ہیں وہ تو روزے نہیں رکھتے جس کی وجہ سے بعض اوقات مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ بہت مشکل ہے دن بھی بڑے اور ادھر گرمی بھی ہے۔ میرے لئے پہلا روزہ گزرنا بھی مشکل تھا لیکن پھر خدا نے فضل کیا باقی روزے رکھنے آسان ہو گئے۔

محمد عبدالغفار (نو احمدی مسلم) نے کہا کہ روزے انسان کی روحانیت بڑھانے کا بہت بڑا ذریعہ ہیں صرف کھانے پینے سے ہی رکنا انسان کو خدا کے قریب کر دیتا ہے اگر محض یہ اسی کی خاطر ہو اور رمضان کا مقصد بھی یہی ہے۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

رپورٹ: لئیق احمد مشتاق۔ مبلغ سلسلہ سُرینام

رمضان المبارک 2022ء کے دوران جماعت احمدیہ سُرینام کی مساعی

جماعتی تاریخ میں پہلی بار صدر مملکت کی مسجد آمد اور افطار میں شرکت

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں جماعتی خبروں کی اشاعت

ماہ صیام اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ اپریل کے پہلے ہفتے میں تمام دنیا کی طرح جنوبی امریکہ کے ممالک پر سایہ فگن ہوا۔ امسال یہ ماہِ مقدس اس لئے بھی یادگار تھا کہ جماعتی تاریخ میں پہلی بار ملک کے صدر تین وزراء کے ہمراہ افطار میں شرکت کے لئے مسجد ناصر میں تشریف لائے۔

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے جماعت احمدیہ سُرینام کو دسمبر 2001ء سے رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں روزانہ پندرہ منٹ کا ایک ٹی وی پروگرام پیش کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اور اس ملک کے ٹی وی چینلز مذہبی رواداری کی عمدہ مثال قائم کرتے ہوئے ان پروگرامز کے لئے حسب منشا وقت بھی دیتے ہیں اور انتہائی مناسب معاوضہ بھی لیتے ہیں۔ امسال بھی ہم نے مارچ کے شروع میں مختلف ٹی وی چینلز سے رابطے کئے، تو ٹی وی پر پندرہ منٹ وقت کا کمرشل ریٹ 350 سُرینامی ڈالر بتایا گیا۔ اس پر ملک کے معروف ٹی وی چینل (T.B.N.) ’’تری شول براڈ کاسٹنگ نیٹ ورک‘‘ کے مالک سے رابطہ کیا گیا اور معاوضے میں کمی کی بات کی۔ موصوف نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے چینل سے اپنے پروگرام دیں، اور فی پروگرام آپ جو معاوضہ ادا کر سکتے ہیں وہ ہمیں بتا دیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس چینل نے صرف 80 سُرینامی ڈالر فی پروگرام معاوضے پر شام چھ بجے کا وقت دینے کی حامی بھری۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعا کی درخواست کے بعد ہم نے پروگرامز کی تیاری اور ترتیب و تدوین کا کام شروع کیا اور بفضل خدا یکم اپریل کو پہلا پروگرام ’’رویت ہلال‘‘ کے حوالے سے نشر ہوا۔

ماہِ صیام کا آغاز

مؤرخہ 2 اپریل 2022ء بروز ہفتہ پہلی تراویح ادا کی گئی، اور اتوار 3 اپریل کو سرینام میں مسلمانوں کی اکثریت نے پہلا روزہ رکھا۔ رمضان المبارک کے آغاز سے ایک ہفتہ پہلے سحر افطار کا ٹائم ٹیبل تیار کر کے افراد جماعت میں تقسیم کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ دو سال بعد جماعت کی دونوں مساجد میں صلوٰۃ خمسہ کے ساتھ نماز تراویح کا انتظام کیا گیا۔ روزانہ درس حدیث اور سوال جواب کی مجلس بھی منعقد ہوتی رہی۔ دو سال گھروں میں رہنے کے بعد افراد جماعت بہت ذوق و شوق اور جذبے کے ساتھ مسجد آتے رہے۔ مبلغ سلسلہ کے علاوہ چار افراد نے مختلف دنوں میں نماز تراویح پڑھائی۔

اجتماعی افطار

رمضان المبارک کے آغاز میں ہی مسجد میں افطار کیلنڈر آویزاں کر دیا جاتا ہے، اور احباب جماعت اپنی سہولت کے مطابق دن منتخب کر کے سامنے اپنا نام لکھ دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال افراد جماعت کی طرف مسجد ناصر میں دس اجتماعی افطاریوں کا انتظام کیا گیا، جن میں حاضری 80 سے 100 کے درمیان رہی۔ افطار کا انتظام کرنے والے نے بڑی فراخ دلی سے افطاری کے لئے مختلف لوازمات اور کھانے کا انتظام کیا۔ گذشتہ کئی سالوں سے ہم نے یہ اصول وضع کیا ہوا ہے کہ افطار کے فوراً بعد نماز مغرب ادا کی جاتی ہے۔ اور عشاء کی نماز تک شاملین مسجد میں وقت گذارتے ہیں۔ نماز عشاء اور تراویح کی ادائیگی کے بعد تمام احباب کی خدمت میں کھانا پیش کیا جاتا ہے۔ امسال رمضان المبارک کی آخری اجتماعی افطاری کا اہتمام مؤرخہ 29 اپریل کو مسجد نصر میں کیا گیا۔ اس افطاری کے حوالے سے ایک دلچسپ واقعہ بھی پیش آیا۔ جماعت کے ایک ممبر جو باقاعدگی سے جنگل میں شکار کے لئے جاتے ہیں گذشتہ کئی سال سے اس خواہش کا اظہار کرتے آرہے تھے کہ اگر ہرن مل جائے تو افطاری کے کھانے کے لئے پیش کروں گا۔ امسال حسن اتفاق سے چند منٹ کے وقفے سے انہوں نے دو صحت مند ہرن شکار کئے، جن کے 25 کلو گوشت سے تمام شاملین کی تواضع کی گئی۔

صدر جمہوریہ کی آمد

رمضان المبارک کے آغاز میں ہی صدر مملکت کے دفتر کی طرف سے مشن ہاؤس فون کر کے اس بات کی اطلاع دی گئی کہ صدر جمہوریہ چودہ اپریل کو مسجد آئیں گے۔ چنانچہ افراد جماعت نے معزز مہمان کے اس دورے کو یادگار بنانے کے لئے بہت محنت سے کام کیا۔ مجلس عاملہ کے متعدد اجلاس ہوئے اور تمام انتظامات کو حتمی شکل دی گئی۔ مسجد کو سجایا گیا، آرائشی محراب تیار کروایا گیا۔ سیکرٹری ضیافت نے اپنی ٹیم کے ساتھ کھانا تیار کیا۔ صدر کی آمد سے قبل ان کی سیکورٹی اور پروٹوکول کی ٹیم مسجد پہنچی اور تمام انتظامات کا جائزہ لیکر از حد اطمینان کا اظہار کیا۔ شام ساڑھے چھ بجے جمہوریہ سُرینام کے صدر (Mr. Chandrikapersad Santokhi) مسٹر چندریکاپرساد سنتوکھی مسجد پہنچے۔ جماعت کے بچوں نے اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَباً بلند آواز سے پڑھا اور معزز مہمان کو پھول پیش کئے، خاکسار اور صدر جماعت صاحب نے ان کا استقبال کیا۔

دیگر معزز مہمانوں میں وزیر دفاع محترمہ کرشنا حسین علی صاحبہ۔ منسٹر پبلک ورکس پروفیسر ڈاکٹر ریاض نور محمد صاحب۔ لیبر، ملازمت اور نوجوانوں کے امور کی وزیر مس ریشما کلدیپ سنگھ صاحبہ شامل ہیں۔

صدر محترم نے اپنی آمد کے بعد پوچھا کہ پروگرام کیا ہے؟ اس پر انہیں بتایا گیا کہ پروٹوکول ٹیم کی طرف سے ہمیں جو پروگرام دیا گیا ہے ہم اس پر عمل کریں گے، جواب میں انہوں کہا کہ آج کی شام میں آپ کا مہمان ہوں، اور جو پروگرام آپ نے ترتیب دیا ہے میں اسی کے مطابق عمل کروں گا۔ چھ بج کر پچاس منٹ پر روزہ افطار کیا گیا، جس کے بعد نماز مغرب ادا کی گئی، صدر محترم بھی نماز میں شامل ہوئے۔ بعد ازاں تلاوت قرآن مجید سے تقریب کا آغاز ہوا، جس کے بعد محترم شمشیر علی صاحب نے سپاس نامہ پیش کیا۔ اپنی مختصر تقریر میں معزز مہمان نے کہا کہ ’’جماعت احمدیہ اور اس مسجد سے میرا دیرینہ تعلق ہے۔ اور آج سربراہِ مملکت کی حیثیت میں مجھے یہاں آکر بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے کیونکہ مجھے اس منزل تک پہنچانے میں آپ کی دعاؤں کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اور ملک کی معاشی حالت کی بہتری اور عوام الناس کی بہبود کے لئے ہمیں ظاہری کوششوں کے علاوہ مزید دعاؤں کی ضرورت ہے۔ جس طرح آپ لوگوں نے میرا استقبال کیا اور عزت افزائی کی اس پر میں آپ سب کا شکر گذار ہوں‘‘۔ اس کے بعد خاکسار نے مہمان گرامی کی خدمت میں جماعت کی طرف سے یادگاری شیلڈ، سیرت خاتم النبیین ﷺ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا ڈچ ترجمہ، اور گذشتہ دس سالوں کے دوران بطور ممبر پارلیمنٹ ان کی مسجد ناصر آمد اور مختلف پروگرامز میں شرکت کی تصاویر کا البم پیش کیا۔ (جماعت احمدیہ بلجیئم نے کتاب سیرت النبی ﷺ کا ڈچ ترجمہ کیا ہے، جو ابھی پریس میں ہے، لیکن محترم چودھری محمد مظہر صاحب مبلغ سلسلہ نے خاکسار کی درخواست پر فوری طور پر چند کاپیاں بجھوانے کا انتظام کیا۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآء)

بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں پر تکلف عشائیہ پیش کیا گیا۔

پروٹوکول والوں کی طرف سے صدر کے ساتھ انفرادی تصاویر بنانے کی مناہی کی گئی تھی، لیکن کھانے کے بعد انہوں نے خود مجلس عاملہ اور افراد جماعت کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ اور دو گھنٹے سے زائد وقت گذارنے کے بعد رخصت ہوئے۔ ان کے جانے بعد دیگر مہمان نماز عشاء اور تراویح میں شامل ہوئے۔ تینوں وزراء کی خدمت میں بھی سیرت خاتم النبیین ﷺ کا ترجمہ اور جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔ اس پروگرام میں 160 سے زائد مرد وزن شامل ہوئے۔

میڈیا کوریج

خدا تعالیٰ کے فضل و احسان کے ساتھ اس موقعہ پر ہمیں بھر پور میڈیا کوریج ملی۔ سب سے پہلے ملک کے معروف اخبار ’’داخ بلاد سُرینام‘‘ (Dagblad Suriname) نے مؤرخہ 2/ اپریل کو رمضان المبارک کے حوالے مبلغ سلسلہ کا انٹرویو رنگین صفحے پر شائع کیا۔

صدر مملکت کی مسجد آمد اور افطار میں شرکت کی خبر ملک کی تمام معروف نیوز ویب سائٹس مثلاً ’’سٹار نیوز‘‘، ’’جی ایف سی نیوز‘‘ اور پانچ دیگر ویب سائٹس نے اپنے مرکزی صفحے اور فیس بک پر شائع کیا۔

صدر صاحب نے خود اپنے فیس بک پر افطار کی تصاویر شیئر کیں۔

رمضان پروگرامز

تری شول ٹی وی پر روزانہ رمضان پروگرامز کا سلسلہ چاند رات تک جاری رہا۔ راپار براڈ کاسٹنگ نیٹ ورک (RBN Ch.5) جہاں سے جماعت کا ہفتہ وار پروگرام نشر ہوتا ہے، اس چینل کو بھی پانچ پروگرام رمضان المبارک کے حوالے سے تیار کر کے دیئے گئے۔ امسال رویت ہلال، روزے کی اہمیت، فضیلت، برکات، روزے کے مسائل، سفر اور روزہ، روزہ رکھنے کی عمر، عورت اور روزہ، تلاوت قرآن مجید کی اہمیت و برکات، اعتکاف کی اہمیت و فضیلت، لیلۃ القدر کی فضیلت اور اس کی تلاش کی سعی، صدقہ الفطر کی اہمیت اور ادائیگی کا طریق، مسجد کا احترام، عید الفطر اور سنت رسول ﷺ، ایسے موضوعات پر کل 36 پروگرام پیش کئے گئے، جن پر 9 گھنٹے وقت صرف ہوا۔ نو افراد نے پروگرامز کی ریکارڈنگ میں حصہ لیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی تعداد میں اہل سرینام مسلم اور غیر مسلم افراد نے ہمارے پروگرام دیکھے، اور ان کے معیار کی تعریف

بقیہ صفحہ 13 پر

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: شمس الدین۔ نمائندہ الفضل ومشنری انچارج کبابیر

کبابیر میں عید الفطر کی رونقیں

سب سے پہلے خاکسار تمام دوستوں کی خدمت میں افراد جماعت کبابیر فلسطین کی جانب سے عید الفطر کی مناسبت سے دلی مبارکباد پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے عِیۡد مُبَارَك تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنۡكُمۡ۔

کبابیر میں مؤرخہ 2 مئی بروز پیر مکرم محمد شریف عودہ صاحب نیشنل امیر نے نماز عید پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب وخواتین بکثرت شامل ہوئے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ۔عید کی رات کو ہماری مسجد اور بہت سے احمدی گھروں میں چراغاں کیا ہوا دلکش منظر احمدی محلہ کو رونق بخش رہا تھا۔ نماز عید کے بعد دوست ایک دوسرے کے گھر جاکر عید مبارک کا تحفہ پیش کرتے رہے۔اور اللہ کے فضل سے تین دن تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

رات کے وقت ایم ٹی اے العربیہ میں کبابیر سٹوڈیو سے لائیو عید پروگرام پیش کیا گیا جس موقع پر مختلف عرب ممالک سے احمدی احباب ہمارے محبوب امام حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں اور جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں دلی جذبات پر مبنی پرمسرت مبارک باد پیش کرتے رہے۔

ویسٹ بانک مشن میں عید کی تقریب

خاکسار نے ویسٹ بانک مشن دار الامن میں نماز عید پڑھائی۔ ویسٹ بانک کے احمدی دوست عید کے موقع پر یہ پہلی دفعہ دار الامن میں جمع ہوئے۔ بچے بھی جمع ہوگئے تھے۔ رمضان کی ایک کلاس کے دوران خاکسار نے ان احمدیوں کے سامنے عید کے موقع پر جمع ہونے کی اہمیت واضح کی تھی۔ انکا کہنا تھا کہ انکے احمدی ہونے کی وجہ سے انکے رشتہ دار سارا سال ان سے قطع تعلقی کرتے ہیں اور صرف عید کے موقع پر مقامی رسم ورواج کے مطابق صبح صبح آپس میں ملتے ہیں۔جسکی وجہ سے صبح صبح دور دراز سے دار الامن میں جمع ہونا مشکل ہے۔ خاکسار نے انکو سمجھایا کہ نماز عید ہمیں دوسروں کی طرح طلوع سورج کے معاً بعد پڑھنے کی ضرورت تو نہیں ہے، وقت آگے پیچھے کر کے نماز کے لئے جمع بھی ہو سکتے ہیں اور رشتہ داروں کا حق بھی ادا کر سکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے خاکسار سے وعدہ کیا کہ اس بار وہ ضرور عید کے لئے جمع ہوں گے۔ چنانچہ وہ جمع ہو گئے، بعض رات کو آ کر دار الامن میں سوئے تا کہ صبح آنے میں اور کوئی دقت پیش نہ آئے۔

خاکسار نے قبل از وقت انکو تکبیرات کے ورد کرنے، نماز عید اور خطبہ کے آداب اور ایک دوسرے سے ملکر عید مبارک پیش کرنے وغیرہ امور سمجھاتا رہا۔خطبہ عید کے موقع پر خاکسار نے حضور ایدہ اللہ کے خطبہ عید کا خلاصہ پیش کرنے کے بعد حق العباد کی ادائیگی کے بارہ میں ایمان افروز واقعات سنائے۔ بعد ازاں بچوں کو تحائف پیش کئے گے اور تمام حاضرین کے لئے مٹھائی بھی پیش کی گئی۔شمالی فلسطین سے ساٹھ سے زائد افراد کی حاضری رہی۔سب نے پہلی دفعہ دار الامن میں عید پڑھ کر جذباتی رنگ میں اپنی خوشی کا اظہار کیا۔اور آئندہ بھی جمع ہونے کا وعدہ کیا۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ۔

خاکسار ان تمام مخلص احمدی مرد وخواتین اور بچوں کی طرف سے جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں عید مبارک پیش کرتا ہے۔

فقہی کارنر

چہلم کی رسم ناجائز ہے

ایک شخص کا سوال حضرت صاحبؑ کی خدمت میں پیش ہوا کہ چہلم کرنا جائز ہے یا نہیں؟

فرمایا:۔ ’’یہ سنت سے باہر ہے‘‘

(بدر 14/فروری 1907ء صفحہ 4)

(داؤد احمد عابد۔استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

درخواستِ دعا

مکرم ارشد محمود۔ نمائندہ الفضل آن لائن، یونان اطلاع دیتے ہیں کہ

مکرم جمیل احمد آف یونان کا مورخہ 23/ مئی 2022ء کا روڈ ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ پولیس نے ہسپتال پہنچایا حالت کافی سیریس ہے ایکسیڈنٹ ہونے کے بعد سے تاحال بیہوش ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر شفائے کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور صحت و سلامتی والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ: احکامِ خداوندی...... از صفحہ 3

اُتارا ہے۔

15. مطلقہ عورتوں کو سکونت مہیا کرو جہاں تم (خود) اپنی حیثیت کے مطابق رہتے ہو۔
16. مطلقہ عورتوں کو تکلیف پہنچا کر اُن کا عرصہ حیات تنگ نہ کرو۔(مزید دیکھیں البقرہ:232)
17. حمل والیوں پر وضع حمل تک خرچ کرو۔
18. وضع حمل کے بعد اگر وہ تمہاری خاطر بچے کو دودھ پلائیں تو ان کی اجرت انہیں دو۔ (البقرہ:234 کے مطابق ’’دو سال تک دودھ پلانے کے لئے عورت کا نان و نفقہ مرد کے ذمہ ہے‘‘)
19. اور اس اُجرت کا فیصلہ حسب دستور باہمی مشورہ سے کرو۔
20. اگر آپس میں کسی فیصلہ پر اکٹھے نہ ہوسکو تو کوئی اورعورت اس بچے کو دودھ پلائے۔ (مزید دیکھیں البقرہ: 234)
21. مالدار مرد (دُودھ پلانے والی عورت پر) اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرے۔
22. جو مالدار نہیں وہ اپنی طاقت کے مطابق خرچ کرے۔
23. جو کوئی خدا کے حکم پر عمل کرتے ہوئے دودھ پلانے والی عورت کی مزدوری صحیح طور پر ادا کرے گا تو اگر وہ تنگی کی حالت میں بھی ہے تو اللہ اس کے بعد اس کے لئے فراخی کی حالت پیدا کر دے گا۔

(700 احکام خداوندی از حنیف احمد محمود صفحہ 319-324)

ایک سبق آموز بات

گفتگو ایسی کرو کہ دوسروں کو تمہیں سننے کا شوق ہو اور سنو اس ڈھنگ سے کہ لوگ تم سے بات کرنا پسند کرنے لگیں۔

کاشف احمد

طلوع وغروب آفتاب

01 جون 2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:11	18:59
مدینہ منورہ	04:03	19:06
قادیان	03:46	19:29
ربوہ	03:26	19:09
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:24	21:09